



کارروائی

اجلاس منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۹۲ء بمطابق ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ عجمی۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۱	تلاوت شہزاد پاک و ترجمہ۔	۱
۲	تقریرات قرار دادیں اور قراردادیں خوانی۔	۲
۴	وقفہ سوالات۔	۳
۵۶	بجلی کے موجودہ اجلاس کیلئے چیئرمینوں کے ٹیل کا اعلان	۴
۵۷	رحمت کی درخواستیں۔	۵
۵۹	تحریک استحقاق منجانب میر ظہور حسین خان کھوسہ۔	۶
۶۹	تحریک التواء I مشرک علی ایڈووکیٹ۔	۷
۷۰	تحریک التواء میر علیوں خان مری۔	۸
۸۳	تحریک التواء II میر ظہور حسین خان کھوسہ۔	۹
۹۳	قانون سازی	۱۰

سودات قانون نمبر I - ۲ - ۵

(۱) سودہ قانون نمبر پنجستان آرکین ایجنسی (مشاہد و واجبات) کمیٹی سودہ قانون صدر ۱۹۹۱ء، سودہ قانون نمبر ۱۹۹۱ء صدر ۱۹۹۱ء
 (۲) پنجستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاہد و واجبات استحقاق) کمیٹی (سودہ قانون صدر ۱۹۹۱ء، سودہ قانون نمبر ۲ - ۱۹۹۱ء صدر ۱۹۹۱ء)
 (۳) پنجستان اسپیکر اور چیف اسپیکر کے (مشاہد و واجبات استحقاق) کمیٹی (سودہ قانون صدر ۱۹۹۱ء، سودہ قانون نمبر ۳ - ۱۹۹۱ء صدر ۱۹۹۱ء)

راہ
فہرست نمبران اسمبلی

ڈپٹی اسپیکر اسمبلی	۱ میر عبدالحمید بزنجو
وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)	۲ میر تاج محمد خان جمالی
وزیر خزانہ	۳ نواب محمد اسلم ریٹانی
وزیر بلدیات	۴ سردار شاد اللہ زہری
وزیر صحت	۵ میر اسرار اللہ زہری
وزیر مال	۶ میر محمد علی زہری
وزیر تعلیم	۷ سید جعفر خان مندوخیل
وزیر ایس اینڈ جوائے ڈی	۸ میر جان محمد خان جمالی
وزیر کھیتی باڑی	۹ حاجی نور محمد صراف
وزیر مواصلات و تعمیرات	۱۰ ملک محمد سرور خان کاکڑ
وزیر قلعہ امور	۱۱ سید جانس اشرف
وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ	۱۲ مولوی عبد الغفور صدیقی
وزیر منصوبہ بندی و ترقیات	۱۳ مولوی عصمت اللہ
وزیر زراعت	۱۴ مولوی امیر زمان
وزیر آبپاشی و برقیات	۱۵ مولوی نیاز محمد دوٹانی
وزیر خوراک	۱۶ سید عبدالباری
وزیر باہمی گیری	۱۷ سید حسین اشرف
وزیر صنعت	۱۸ میر محمد صالح بھوتانی
وزیر فن و افرادی قوت	۱۹ سید محمد اسلم بزنجو

(ب)

وزیر داخلہ	۲۰	نواب زادہ ذوالفقار علی مگھی
وزیر سماجی بہبود	۲۱	ملک محمد شاہ مردان زئی
	۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان
وزیر قانون و پارلیمانی امور	۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی
	۲۴	میر علی محمد نوہ تیزی
	۲۵	مسٹر عبدالقبار خان
	۲۶	مسٹر عبدالمجید خان اچکنہی
	۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی
	۲۸	میر باز محمد خان کھتران
	۲۹	حاجی ملک کرم خان نجک
	۳۰	سردار میر ہالیوں خان مری
	۳۱	نواب محمد اکبر خان بگھی
	۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ
	۳۳	سردار فتح علی عمرانی
	۳۴	مسٹر محمد عاصم کھڑو
	۳۵	سردار میر چاکسو خان ڈوگھی
	۳۶	میر عبدالکلیم نوشیروانی
وزیر جنگلات	۳۷	شہزادہ جام علی اکبر
	۳۸	مسٹر چنگول علی ایڈوکیٹ
	۳۹	ڈاکٹر عبدالملک بلوچ
نمائندہ ہندو اقلیت	۴۰	مسٹر ارجن داس بگھی
نمائندہ سکھ پارسی اقلیت	۴۱	سردار سنت سنگھ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

مؤخر ۱۰ مارچ ۱۹۹۲ء بمطابق ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۲ ہجری۔ بروز سہ شنبہ
ذریعہ صدارت اسپیکر۔ ملک سکندر خان ایڈووکیٹ گیارہ بجکر بیس منٹ صبح صوبائی اسمبلی ہال کوٹری میں منعقد ہوا

جناب اسپیکر۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کے لئے مولانا صاحب تلاوت کلام پاک فرمائیں۔

تلاوت کلام ترجمہ

از

مولانا عبدالمین اخوندزادہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۚ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ
فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ
مِّمَّا طَعَمُوا مَسْكِينٍ ۚ وَمَن لَّمْ يَجِدْ فَسَاءَ لِمَا وَكَلَّمَ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ

ترجمہ۔ مسلمانوں میں طرح طرح سے پہلے لوگوں (یعنی اہل کتاب پر) روزہ رکھنا فرض تھا
تم پر بھی فرض کیا گیا تاکہ تم (بہت گناہوں سے) بچو۔ (وہ بھی گنتی کے چند روز ہیں) اس پر بھی
جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کیجئے اور جن
(بیماریوں اور مسافروں) کو کھانا دینے کا مقدر ہے ان پر ایک روزے کا بدلہ ایک محتاج کو کھانا کھلانا
ہے اس پر بھی جو شخص اپنی خوشی سے نیک کام کرنا چاہتا ہے۔ تو یہ اس کے حق میں
زیادہ بہتر ہے اور سمجھو تو روزہ رکھنا (بہر حال) تمہارے حق میں بہتر ہے۔

تعزیتی قراردادیں

جناب اسپیکر - کچھ تعزیتی قراردادیں ہیں۔ پہلے انہیں نمٹاتے ہیں۔
مولانا امیر زمان صاحب تعزیتی قرارداد نمبر ایک پیش کرتے ہیں۔

مولانا امیر زمان بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے
میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان بلوچستان اسمبلی کے سابق رکن مولانا
جان محمد صاحب سارنگزئی کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتا ہے، اور انکی مغفرت اور
پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے اور اسمبلی کے اندر اور باہر انکے کردار کو
خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

جناب اسپیکر - میر جان محمد جمالی صاحب تعزیتی قرارداد نمبر ۲ پیش کریں۔

میر جان محمد خان جمالی - بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب اسپیکر آپ کی اجازت
سے میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان بلوچستان کے گورنر صاحب کی والدہ کی وفات
پر ہم گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ مرحومہ کو
اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو دکھ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب اسپیکر - تعزیتی قرارداد نمبر ۳ بھی میر جان محمد خان جمالی صاحب پیش کریں۔

میر جان محمد قان جمالی - جناب اسپیکر - آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان وزیراعلیٰ سندھ جام میر صادق علی کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کرے اور دعا افسوس کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں اور ان کے لواحقین کو اس دکھ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ یہ ایوان وزیراعلیٰ کی حیثیت سے جام صادق علی کی خدمات کا معترف ہے۔ جو انہوں نے ملک و قوم کے لئے خاص طور پر سندھ کی ترقی اور امن و امان کو برقرار رکھنے کے لئے سرانجام دیں۔

جناب اسپیکر - مسٹر کچول علی ایڈووکیٹ تعزیتی قرارداد نمبر ۴۴۰ پیش کریں۔

مسٹر کچول علی ایڈووکیٹ - جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کا یہ اجلاس ممتاز صحافی اور جنگ گروپ آف پبلسٹینرز کے باقی میر خلیل الرحمن کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کرتا ہے۔ میر خلیل الرحمن مرحوم نے صحافت کی ترقی رائے عامہ کی تشہیر اور صحافت کو جدید ٹیکنالوجی سے ہنکار کرنے میں تاریخ ساز کردار ادا کیا ہے۔ روزنامہ جنگ کے اجراء کا اہم اقدام ہو بے کے سیاسی علمی اور معاشرتی ترقی میں سنگ میل ثابت ہوا جسے ذریعہ بلوچستان میں حالات و مسائل سے آگاہی اور انہیں حل کرنے کی شعور اور اجتماعی حقوق و یک جہتی کا احساس پیدا ہوا۔ یہ ایوان دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میر خلیل الرحمن مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کے صاحبزادگان کو اپنے عظیم والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جناب اسپیکر - مولانا صاحب تشریف لاکر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

(ایوان میں مذکورہ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

وقف سوالات

جناب اسپیکر - اب وقف سوالات ہے۔ سوال نمبر ۳۰۵ میر عبدالکرم نذیر وافی صاحب کا ہے۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں۔

مسٹر عبد القہار خان جناب اسپیکر۔ سوال نمبر ۳۲۷ بھی میر عبدالکرم صاحب کا ہے۔ متعلقہ وزیر بھی نہیں ہیں۔ ہمارے اس سے متعلق ضمنی سوال تھے۔

جناب اسپیکر - پہلا سوال نمبر ۳۰۵ تھا۔ چونکہ یہ سوال بھی انکا ہے انکی طرف سے کوئی پلوچھے گا تو آپ ضمنی سوال کریں گے۔ جی۔

مسٹر عبد القہار خان جناب والا۔ میں سوال نمبر ۳۲۷ کی بات کر رہا ہوں

جناب اسپیکر - سوال کنندہ اور متعلقہ وزیر دونوں نہیں ہیں، لہذا آپ اس سلسلے میں اگر ضرورت ہو تو نیا سوال پیش کیجئے گا۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال نمبر ۳۲۹ اور اس سے اگلا سوال نمبر ۳۸۹ بھی میرے عدلیہ کے نام
نوٹسیروائی صاحب کے ہیں۔

میر ہمایوں خان مری۔ ہم کس سے پوچھیں۔ منظر نہیں بنی؟

جناب اسپیکر۔ دونوں طرف معاملہ برابر ہے۔

میر ہمایوں خان مری۔ معاملہ تو برابر ہی برابر ہے وہ تو آپ کو بھی پتہ
ہے۔ اللہ سے فضل و کرم سے لیکن پھر بھی تھوڑا سوال جواب تو آدنی کرے

میر محمد اسلم بزرگوار (وزیر محنت) آپ پوچھیں ہم جواب دیا گئے آپ کو۔

میر ہمایوں خان مری۔ سوال تھوڑا سا ^{complicated} پیچیدہ ہے۔

وزیر محنت سوشلس کہیں گے۔

جناب اسپیکر۔ اگر آپ کا ضمنی سوال ہے تو آپ پوچھیں۔

میر ہمایوں خان مری۔ جواب کافی لمبا چوڑا ہے۔

وزیر محنت جواب آپیکو ملے گا۔

میر ہالیوں خان مری - کوئی ڈرائی صاحب کے حوالے سے بات ہو رہی تھی اس میں کہا گیا ہے کہ اسکو کرپشن میں نکالا گیا ہے۔

وزیر محنت - آپکا کون سا سوال ہے۔

جناب اسپیکر - میر صاحب ہم اسوقت سوال نمبر ۳۸۹ پر ہیں۔

میر ہالیوں خان مری - جی ۳۸۹ پر ہیں؟

جناب اسپیکر - جی اسیں یہ ہے کہ سال ۱۹۹۰-۹۱ اور مالی سال ۱۹۹۱-۹۲ کے دوران تعمیر وطن پروگرام کے لئے دی گئی رقم کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

میر ہالیوں خان مری - میں ۳۸۹ کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔

وزیر محنت جناب اسکا جواب یہ ہے کہ "رواں مالی سال ۱۹۹۱-۹۲ میں تعمیر وطن پروگرام کے تحت بلوچستان کو ایک ۲۹۷،۷۷،۵۰۵ روپے مہیا کئے گئے ہیں۔ نیز یہ پروگرام ایم این اے / سنیٹر صاحبان کے لئے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال نمبر ۳۹۱ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔
یہ ایگزیکٹو سے متعلق ہے، اس سے اگلا (مداخلت)

میر ہالیون خان مری۔ جناب اسپیکر ویسے آپ تو کافی آگے چلے گئے ہیں میں
۳۲۹ کے حوالے سے بات کرونگا۔ ماشار اللہ آپ بغیر بیک لگائے آگے نکل
گئے ہیں۔ پہلے اسکا جواب تو ہو جائے۔ ۳۲۹ کے بعد یعنی بلدیات کے بعد ایگزیکٹو
آتا ہے۔ یہ کتنا بیک جو ہمیں دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ میرے پاس ۳۸۹ کے بعد ۳۵۱ آتا ہے۔

میر ہالیون خان مری۔ چینیہ ہے کہ ایگزیکٹو ڈیپارٹمنٹ آگے ہے
میں بلدیات کے بارے میں پوچھتا ہوں یہ سوال ۳۲۹ میر عبدالکریم کا ہے۔

جناب اسپیکر۔

سوال نمبر ۳۲۹ تو ہم نے لے لیا ہے اس وقت کسی نے نہیں پوچھا۔

میر ہالیون خان مری۔ جناب اس وقت میں کھڑا ہو گیا تھا

(مداخلتیں - بات چیت)

بالکل میں ۳۲۹ پر کھڑا ہوا بھائی، ماہ رمضان کا مہینہ ہے نہیں نہیں

میر ہمایوں خان مری - پہلے بلدیات اسکے بعد ایگر پیکر ہے (مداخلت)
اگر آپ نے

جناب اسپیکر - میر ہمایوں خان مری صاحب اگر آپ نے (مداخلت)

میر ہمایوں خان مری - یہاں پر میں نے کہا ایک ٹیکنیکل پوائنٹ ہے
اس پر آپ نے کہا (مداخلت)

میر ہمایوں خان مری - بلدیات رہ گیا اور آپ ایگر پیکر پر پہنچ گئے
جناب والا! ذرا آپ بھی آہستے آہستے جائیں۔ آپ بھی ایسے سپیڈ پر جا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر - آپ نے اس وقت Over Rule اور رول کیا ہے ٹھیک ہے
آپ پوچھیں اگر آپ نے ۳۲۹ پر منہجی سوال کرنا ہے تو اسکا نمبر گزر گیا ہے تاہم اگر آپ
پر سوال کریں تو ہم دوبارہ ان سے پوچھیں گے (مداخلت)

۳۰۵۳ میر عید اللہ کریم نوشیروانی

کیا وزیر بہبود آبادی ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ -

کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی آبادی دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے اگر جواب اثبات
میں ہے تو حکومت نے اس بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے اب تک کون کون سے اقدامات
کئے ہیں، تفصیل دی جائے۔

وزیر بہبود آبادی -

یہ درست ہے کہ بلوچستان کی آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، اس سے پہلے کہ عزت مآب رکن اسمبلی کے استفسار کی روشنی میں حکومت کی جانب سے اضافہ آبادی کی روک تھام کے لئے کیے جانے والے اقدامات کی تفصیل پیش کی جائے یہ مناسب ہوگا، کہ آبادی کی صورتحال میں تبدیلی کے عمل کے عالمی صورتحال کے بالعموم اور پاکستان اور بلوچستان کی کیفیت کا خاص طور سے جائزہ لے لیا جائے تو اس سے واضح ہوگا کہ پوری دنیا آبادی میں تیز رفتار اضافہ کے تجربے سے گزر رہی ہے اور ہمارا ملک بھی اس مسئلے سے دوچار ہے۔

۲۔ اس جائزے کا آغاز ۱۸۳۰ء سے کیا جا رہا ہے اس وقت پوری دنیا کی آبادی صرف ایک ارب افراد پر مشتمل تھی، ۱۹۳۰ء تک صدیوں کے بعد عالمی آبادی دو ارب افراد تک پہنچ گئی، ۱۹۷۶ء تک مزید صدیوں کے بعد اضافہ ہوا اور دنیا کی آبادی چار ارب ہو گئی، ۱۹۹۰ء کے اعداد و شمار پانچ ارب ۲ کروڑ افراد کی آبادی ظاہر کرتے ہیں، اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲۰۲۰ء تک آبادی میں ایک بار پھر دگنا اضافہ ہوگا، اور آبادی ۱۸ ارب تک پہنچ جائے گی،

۳۔ دنیا کی آبادی کا بیشتر پھیلاؤ ترقی پذیر اور کم ترقی یافتہ ملکوں میں ہے۔ ۵ ارب ۲۹ کروڑ ۲۰ لاکھ افراد بھی موجود عالمی آبادی میں سے ۴ ارب ۶ کروڑ افراد کا تعلق دنیا کے کم ترقی یافتہ خطوں سے ہے ترقی پذیر ممالک میں اضافہ آبادی کی شرح صرف ۵ فیصد ہے، دنیا کی ترقی پذیر خطوں یعنی افریقہ، ایشیا، اور لاطینی امریکہ میں تیز رفتار اضافہ آبادی کا رجحان جاری ہے، اور یہاں بھی تیز رفتار آبادی کا

سلسلہ جاری ہے۔ ۱۹۵۰ء میں پاکستان کی مجموعی آبادی صرف ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ تھی
 ۱۹۸۷ء تک اس نے ۱۰ کروڑ کی حد عبور کر لی۔ آبادی میں یہ تین گنا اضافہ صرف
 ۳۷ سال کے عرصے میں ہوا، اس کے بعد صرف چار سال کے عرصے میں مزید ڈیڑھ
 کروڑ افراد کا اضافہ ہوا۔ اور پاکستان کی آبادی گیارہ کروڑ پچاس لاکھ تک پہنچ
 گئی اور اس طرح پاکستان زیادہ آبادی والے ملکوں کی صف میں نویں نمبر پر آ گیا
 اگر اسی رفتار سے آبادی کو بڑھنے دیا گیا، تو اگلے ۲۳ سال میں ہماری آبادی
 کو دگنی اور مزید ۲۳ سال بعد چار گنا ہو جائے گی۔ آبادی میں یہ تیز رفتار اضافہ
 ہماری سماجی اقتصادی ترقی میں شدید رکاوٹوں کا سبب بن رہا ہے اور بے
 روزگاری، رہائش، صحت، تعلیم اور اقتصادی نامہواری کے مسائل سنگین تر
 ہوتے جا رہے ہیں۔

۵۔ بلوچستان بھی اضافہ آبادی کی صورت حال سے دوچار ہے، ۱۹۸۱ء کی مردم
 شماری سے حاصل ہونے والے اعداد و شمار سے واضح ہوا ہے کہ ۱۹۵۱ء
 میں صوبے کی کل آبادی صرف ۱۳ لاکھ تھی اور اس میں تین گنا سے بھی زیادہ اضافہ
 کے بعد اب یہاں کی آبادی ۴۴ لاکھ سے زائد ہو چکی ہے، اگر آبادی میں اضافے
 کا موجودہ شرح قائم رہے تو بیس سال بعد بلوچستان کی آبادی ۷۵ لاکھ ۲۰۲۰ تک
 ایک کروڑ ۳۰ لاکھ اور ۲۰۳۰ تک ایک کروڑ ۷۵ لاکھ ہو جائے گی۔ مزید برآں ۸ لاکھ
 ۵۰ ہزار مہاجر بھی حکومت کے ریکارڈ پر ہیں اور وہ بھی بہر حال صوبے کی آبادی میں
 شامل ہیں۔

۶۔ آبادی کے بارے میں واضح کی جانے والی یہ صورت حال نظر کر رہی ہے کہ
 تمام ترقی پذیر ممالک کی آبادی میں تیز رفتار اضافہ ہو رہا ہے۔

۷۔ بلوچستان میں ہرنیوالا اضلاع آبادی جو اس صوبے کے وسیع رقبے میں ۱۲ افراد فی مربع کلومیٹر کو ظاہر کرتا ہے، ہماری ترقیاتی جدوجہد میں مسائل پیدا کرنے والے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ پرائمیری اسکولوں میں داخلہ کی عمر کے بچوں کی تعداد جو ۱۹۸۱ء میں صرف ۶ لاکھ تھی اور ۲۰۱۰ء میں سولہ لاکھ ہو جائیگی۔

(۲) بہت زیادہ شرح پیدائش سے ماؤں اور بچوں میں زچگی اور بیماری کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے، اگر منصوبہ بندی کے ذریعے بچوں کی پیدائش میں وقفہ کو بڑھایا جاسکے تو اس سے زچہ و بچہ کی شرح اموات کم ہوسکتی گی۔

۳۔ تیز رفتار اضافہ آبادی نے بچوں کی فیصد تعداد میں زبردست اضافہ کر دیا ہے۔

۴۔ فیصد سے زائد بچے ۴ سال سے کم عمر کے ہیں۔ اس طرح نہر کفالت افراد کا تناسب بہت بڑھ گیا ہے۔ جو ہمارے سماجی اور اقتصادی ترقی کو متاثر کر رہا ہے۔

۴۔ ۱۹۸۱ء میں ۲۴۰۰۰ افراد کو روزگار فراہم کر نیکا کا مسئلہ درپیش تھا، اور ۲۰۰۰ میں ۸۷ ہزار افراد کے لئے روزگار فراہم کر نیکا مسئلہ درپیش ہو گا۔

۵۔ کوئٹہ شہر کی وسعت میں اضافہ ہو رہا ہے، اس شہر کی تین لاکھ آبادی ۲۰۲۰ء تک رہائش، بجلی، ٹرانسپورٹ، پانی، اور نکاسی آب کی شہری سہولتوں سے میں اضافہ کرنا ہو گا جبکہ اس صورتحال سے کچی آبادی کا مسئلہ بھی مزید سنگین ہو جائیگا۔

۸۔ پاکستان ان ممالک میں شامل ہے۔ جنہوں نے سب سے تیز رفتار آبادی سے سماجی اقتصادی ترقی پر بڑھنے والے منفی اثرات کو تسلیم کیا اور اس طرح ہمارے ملک میں بہبود آبادی کی سرگرمیاں شروع کی گئیں۔ آبادی میں تیز رفتار

اضافہ کی روک تھام کے لئے وسیع پیمانے پر رضا کارانہ پروگرام ۱۹۶۵ء میں متعارف کرایا گیا۔ بلوچستان میں عوام کو چھوٹے کنبے کی افادیت سے باخبر کرنے اور اس سے خاندان کی صحت اور صلاح پر مرتب ہونے والے اچھے اثرات کا مقصد عام کرنے کے لئے یہ پروگرام ۱۹۶۶ء میں شروع کیا گیا تاکہ یہاں کے لوگ چھوٹے کنبے کی وسیع تر افادیت کو محسوس کر کے اسے ایک طرز زندگی کے طور پر اختیار کر سکیں، اس مقصد کے لئے طبی تعلیم و تربیت، زچہ و بچہ کی صحت کی خدمات اور علاج معالجے کے روایتی طریقوں پر مشتمل ایک جائے پروگرام کا آغاز کیا گیا۔

۹۔ شرح آبادی میں اضافے پر قابو پانے کے لئے حکومت نے جو اقدامات کیے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱۰۔ یہ پروگرام دو نمایاں پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ایک عملی خدمات کی فراہمی اور دوسرا مددی سرگرمیوں سے متعلق ہے۔

خدمات کی فراہمی۔

وسیع آبادی کو فوری خدمات کی فراہمی کے لئے سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں مختلف ذرائع استعمال کئے گئے، ان کی تفصیل یہ ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات عوام تک مختلف ذرائع سے دی جاتی ہے جس میں سرکاری اور نجی سیکٹر شامل ہیں۔ یہ خدمات دو قسم کی ہیں۔

۱۔ سروس ڈیلوری

۲۔ معاون سرگرمیاں

سروس ڈیلوری -

اس وقت سوچے میں ۵۳ فیملی ویلفیئر سینٹر کام کر رہے ہیں یہ سینٹر تحصیل اور ضلعی صدر مقام کی سطح پر قائم کئے گئے ہیں یہی فیملی ویلفیئر سینٹر خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام کو موثر بنانے میں بنیادی اور اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور ان سینٹروں کی بدولت علاقے کے عوام کو مختلف قسم کی سہولیات جن میں زچہ و بچہ کی نگہداشت دوائیوں کی فراہمی اور دوائیوں کی ترسیت عام بیماریوں کا علاج وغیرہ شامل ہیں۔ فراہم کرتے ہیں۔ ہر سینٹر ۲۰ سے ۳۰ ہزار آبادی کو سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ ہر سینٹر میں بندوبست اور مدد کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی ہوتی ہے۔ جو وہاں کے سرکردہ شخصیات پر مشتمل ہوتی ہے۔

تولیدی سرگرمیاں -

خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق خواہشمند خواتین کے تولیدی مسائل اور علاج و معالجہ کی ماہرانہ سہولتیں اور مشورہ ان سینٹروں میں دی جاتی ہیں جو کہ پراونشل سنڈین ہسپتال کوئٹہ اور ریلوے ہسپتال کوئٹہ میں بہم پہنچائی جاتی ہے جس میں ایک تربیت یافتہ عملہ اپنی ماہرانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہیں۔

توسیعی عملہ (ایکٹیشن ٹیم)

دور دراز علاقوں کے لئے زچہ و بچہ اور خواتین کی بیماریوں اور خاندانی

منصوبہ بندی کی خدمات کا خاص بندوبست توسیعی عمل کے ذریعے کیا جا چکا ہے۔
مطلوبہ جگہوں پر میڈیکل کیپ لگاتے ہیں اور ڈاکٹروں پر مشتمل یہ توسیعی عمل
خود جا کر یہ خدمات بہم پہنچاتے ہیں۔

۴۔ گشتی عملہ۔

مطلوبہ ٹارگٹ کے مختلف ۲۵ سے ۳۰ ہزار تک لوگوں کو خاندانی منصوبہ
بندی کی سہولیات پہنچائی جاتی ہیں۔ لیکن منتشر آبادی کی وجہ فی الحال ۵ سے
۷ ہزار تک آبادی کو یہ خدمات پہنچائی جا سکتی ہیں۔ اس لئے دور دور
تک یہ سہولیات پہنچانے کے لئے ایک گشتی ٹیم تشکیل دی جا چکی ہے۔ یہ ٹیم ضلع
پشین کے گرد و نواح میں کام کر رہی ہے۔ ساتویں منصوبہ کے تحت نو گشتی ٹیمیں بنانے کا پروگرام ہے۔

محکمہ صحت میں خاندانی منصوبہ بندی

صحت خاندانی منصوبہ بندی کا اہم جزو ہے۔ اس لئے محکمہ صحت کے ذریعے
خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات لوگوں تک پہنچانے کا بھی پروگرام ہے
جس کے لئے محکمہ صحت کے ڈاکٹروں اور لیڈی ہیلتھ وزیٹرز کو تربیت دی
جاتی ہے۔ اب تک ۲۱۵ ڈاکٹروں اور لیڈی ہیلتھ وزیٹروں کو تربیت دی جا چکی
ہے جبکہ مطلوبہ ٹارگٹ ۱۲۱۹ ہے مزید یہ کہ حالیہ منصوبہ میں بھی اسکی تعداد ۱۲۱۵
کرانے کا پروگرام ہے۔

رجسٹرڈ ڈاکٹروں کی شمولیت۔

رجسٹرڈ ڈاکٹروں کا معاشرے میں باعزت مقام ہے اور ان

کا عوام کے ساتھ مستقل رابطہ ہے۔ اس لئے پروگرام میں پرائیویٹ ڈاکٹروں کی خدمات رضا کارانہ طور پر حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ رجسٹرڈ ڈاکٹروں کو چھٹے منسوبہ میں اس پروگرام میں شامل کیا ہے۔ اور، ڈاکٹروں کو فاندانی منسوبہ بندی کی تربیت دی جا چکی ہے۔ اور کافی موثر ثابت ہوئے ہیں۔ ساتویں منسوبہ میں مزید ۱۲۵ رجسٹرڈ میڈیکل ڈاکٹروں کو شامل کرنے کا پروگرام ہے۔ جس میں اب تک ۶۵ ڈاکٹروں کو تربیت دی جا چکی ہے۔ اور ۹۱-۱۹۹۰ء کا مطلوبہ ٹارگٹ حاصل کیا جا چکا ہے۔

۷۔ بہبود آبدی توسط صوبائی رابطہ حکمے

اس میں حکمہ صحت لیبر ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ، لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور فرنیچر کور شامل ہیں۔ ان کے مراکز کے ذریعے فاندانی منسوبہ بندی کی خدمت بہم پہنچانی جا رہی ہے۔

۸۔ دائیاں

تربیت یافتہ دائیاں بہبود آبدی کے پروگرام کے لئے مفید ثابت ہو رہی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ۹۰ فیصد زچگی کے کیس تربیت یافتہ دائیاں سرانجام دیتی ہیں۔ اب تک ۱۶ تربیت یافتہ دائیاں پروگرام میں شامل کی جا چکی ہیں۔ جن کو ماہانہ ۲۰۰ روپے وظیفہ دیا جاتا ہے۔ یہ دائیاں سنیٹروں سے منسلک ہوتی ہیں۔

۱۔ امدادی سرگرمیاں (حصہ دوم)

رسد و رساں کے

بہبود آبادی کے پروگرام میں رسد و رساں کی بہت اہم کردار ادا کرتا ہے اس کے ذریعے لوگوں تک غذائی منصوبہ بندی کے بارے میں معلومات پہنچائی جاتی ہیں۔ ان میں ریڈیو پروگرام، گشتی فلمیں، تحریری مواد، سینما، گروہی مجالس سے پروگرام کی تشہیر کی جاتی ہے۔

۲۔ غیر طبی تربیت۔

غیر طبی تربیت کے لئے منصوبہ میں ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور کراچی پاپولیشن ویلفیئر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قائم ہیں۔ جہاں پر غیر طبی تربیت دی جاتی ہے۔ مزید ہر ضلع میں قلعی آفس کے توسط سے تربیت کے پروگرام منعقد ہوتے ہیں۔ چھٹے اور ساتویں منصوبہ میں ۵۰ پروگرام افراد اور ۶۰۰ متعلقہ نیشن بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ اور ۵۰۰ کمیونٹی لیڈروں کو تربیتی تربیت دی جا چکی ہے جو پروگرام کو موثر بنانے میں کافی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

۳۔ طبی تربیت۔

ریجنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کوڑے میں ۱۸ مہینوں پر محیط طبی تربیت کا اہتمام ہے۔ جہاں خواتین فیملی ویلفیئر ورکرز کی تربیت حاصل کرتی ہے۔

اور انکو فلاحی مراکز میں تعینات کیا جاتا ہے۔ جو پروگرام کے مطابق اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

۵. تعلیم بہبود آبادی۔

تعلیم آبادی کو سبھی تعلیم کے طور پر سکول میں مڈل اور سیکنڈری کلاسوں کا سطح پر رائج کیا گیا ہے۔ تاکہ اس تعلیم کے ذریعے طلباء جو مستقبل کے والدین ہونگے کو بڑھتی ہوئی آبادی کے رجحان اور انکو خاطر خواہ حد تک رکھنے کے لئے آگاہی دی جائے گی۔

۵. غیر سرکاری آرگنائزیشن تنظیمیں۔

چھٹے منصوبہ غیر سرکاری آرگنائزیشن کو پروگرام میں شامل کرنے کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ تقریباً ۹ مرد غیر سرکاری آرگنائزیشن بلوچستان میں، امرتسر کو عالمی امداد دی جا رہی ہے۔ جو خاندانی منصوبہ بندی کی سرگرمیوں کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

۶. سوشل مارکیٹنگ

خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات کو زیادہ سے زیادہ عوام تک پہنچانے کے لئے پرائیویٹ سیکٹر کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ اس طرح ایک سوشل مارکیٹنگ کا پروگرام ملک بھر میں بنایا گیا ہے۔ تاکہ عوام اپنی ضروریات عام عام دوکانوں سے بھی حاصل کر سکیں۔

حکیم اور ہومیوپیتھ

حکیم اور ہومیوپیتھ خاندانی منصوبہ بندی کی سہولیات اور خدمات رسائی اور تشہیر کے لئے کافی موثر ثابت ہوتے ہیں۔ انکے مطب کو پروگرام میں شامل کیا جا چکا ہے۔ یہ پروگرام وزارت بہبود آبادی نے شروع کیا ہے تقریباً ۵۰ حکیم اور ۶۰ ہومیوپیتھ کو بوجستان میں خاندانی منصوبہ بندی کی سرگرمیوں کے لئے شامل کیا جا چکا ہے۔

بہبود آبادی کے محکمہ اور وزارت بہبود آبادی نے عوام کو چھوٹے کنبے کے فوائد سے روشناس کرانے کے لئے جدوجہد کی ہے اس سلسلے میں معاشرے کے عوام افراد سے براہ راست رابطے کے ساتھ ساتھ اجتماعی تبادلہ خیال کا طریقہ بھی اختیار کیا گیا، اور اس کے ساتھ ہی عملی خدمات کی فراہمی کا بھی انتظام کیا گیا ہے، اس طرح ہمیں عوام کے اندر چھوٹے کنبے کی اہمیت و افادیت کا شعور پیدا کرنے میں کافی کامیابی ہوئی ہے اس جدوجہد میں بہت سی مشکلات بھی حائل ہیں۔ جو ناخواندگی کی بھاری شرح دور رسکت پھیلی ہوئی اور بکھری ہوئی آبادی ناقص مواصلاتی سہولتوں اور پینے کے صاف پانی سمیت بنیادی سہولتوں کی عدم دستیابی پر مشتمل ہیں۔ تاہم عام لوگوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت و شمولیت گھریلو آمدنی میں اضافہ کی سرگرمیوں میں اضافے کے ذریعے خواتین کی ترقی اور پروگرام میں شمولیت خواندگی میں اضافے اور خاندان کی صحت اور فلاح و بہبود کی کاوشوں اور بہبود آبادی کے پروگرام میں حکومت کے مختلف محکموں کی مربوط پالیسی اور متحدہ کاوشوں کی بدولت بہبود آبادی کے پروگرام کو اپنے مقاصد

کئی تکمیل میں قابل غور کامیابی حاصل ہوگی اس پروگرام کے عملی بناؤ میں بعض رکاوٹیں بھی موجود ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔
۱۔ یہ پروگرام کے بنیادی ڈھانچے اور اس کی حکمت عملی میں بار بار لائی جانے والی تبدیلیاں۔

۲۔ قومی و صوبائی اور مقامی سطح پر اس پروگرام کے لئے سیاسی و انتظامی تائید و حمایت کی کمی۔

۳۔ پروگرام کا ناکافی پھیلاؤ ہم پوری آبادی کا صرف ۱۲ فیصد حصہ کا احاطہ کر سکتے ہیں۔

۴۔ فراہم کی جانے والی خدمات کی ناقص رسائی اور ان سے عملی فائدہ اٹھانے کی محدود شرح۔

۵۔ افلاعات، تعلیم اور مواصلات کی ناکافی سہولتیں اور نجی شعبے میں لیڈر کے ڈاکٹروں کی کمی۔

ان حالات کے پیش نظر اس پروگرام کو تیزی سے آگے بڑھانے کے لئے بعض خصوصی اقدامات کی ضرورت ہے۔ ان میں زیادہ اہم یہ ہیں۔

- اس پروگرام کو مستحکم سیاسی تائید و حمایت حاصل ہونی چاہیے۔
- خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام کو دوسرے نفاذی محکموں خصوصاً صحت کی خدمات سے مربوط ہونا چاہیے۔
- دور دراز اور دشوار گزار علاقوں تک پروگرام کو پہنچانے کے لئے موبائل سروس یونٹس کا قیام ضروری ہے۔
- نجی شعبے کے ڈاکٹروں کو اس پروگرام میں شریک ہونا چاہیے۔

• غیر سرکاری فلاحی اداروں کو اس پروگرام کو آگے بڑھانے اس میں عملی طور پر شریک ہونا چاہیے۔

• آئی، ای، سی پروگرام کو زیادہ سے زیادہ موثر بنایا جائے۔
• پروگرام کے اثرات و نتائج کے جائزے اور نگرانی کے لئے موثر انتظامات کیے جائیں۔

• اس پروگرام کو آگے بڑھانے والے عملے اور کارکنوں کے لئے مربوط اور موثر پیشہ ورانہ منصوبہ بندی کو یقینی بنایا جائے یہاں میں اس معزز ایوان کو یاد دلانا چاہوں گا کہ گذشتہ دنوں منائے جانے والے بہبود آبادی کے عالمی دن کے موقع پر وزیراعظم پاکستان نے آبادی میں تیز رفتار اضافہ سے پیدا ہونے والے سنگین سماجی و اقتصادی مسائل پر زور دیا تھا کہ ہمیں اضافہ آبادی کو کنٹرول کرنے کے لئے تمام ممکنہ وسائل اور اجتماعی جدوجہد کو کام میں لانا چاہیے۔ وزیراعظم کا یہ بیان اس حقیقت کا ترجمان ہے کہ بہبود آبادی کے پروگرام اور تیز رفتار اضافہ آبادی کی روک تھام کے لئے ہر سطح پر ہماری سیاسی قیادت کو اس پروگرام میں دلچسپی لینے اور اس کا مکمل اور بھرپور حمایت حاصل کرنی کی ضرورت ہے۔

• جو حقائق میں نے پیش کیے ہیں۔ ان کا سرسری سا جائزہ بھی یہ واضح کر دے گا کہ سماجی اور ثقافتی شعبے میں پائے جانے والے حالات کے باوجود بلوچستان کے محکمہ بہبود آبادی نے پوری استقامت کے ساتھ درپیش چیلنج کا سامنا کیا ہے۔ اور اس حقیقت کے باوجود کہ ہمارے معاشرے میں اسے ایک امر ممنوعہ تصور کیا جاتا ہے۔ چھوٹے کنبے کی نادیت اور

اہمیت کو موثر طور پر اجاگر کیا ہے۔ اس سے ہماری کاوشوں نیشنل اور
ہمارے فیڈلڈ اضافے کی تکرر کی جذبے کی نشاندہی ہو گئی ہے جسے صوبائی
اور وفاقی حکومت کی بھرپور حمایت حاصل تھی۔

حکمرانوں کی امید کرتا ہے کہ عزت مآب ارکان اسمبلی اور
ملک میں کثرت آبادی کی موجودہ صورتحال آبادی میں تیز رفتار اضافے اور
چھوٹے کنبے کے تصور کو اجاگر کر نیکی جدوجہد میں درپیش مشکلات کو
محسوس کریں گے۔

اس گفتگو میں بنیادی نقطہ یہی ہے کہ اس پروگرام کو پالیسی سازوں
اور دوسرے قائدین کی بھرپور سیاسی پشت پناہی کی ضرورت ہے۔ ہم امید
کرتے ہیں کہ عوام منتخب نمائندے اپنے اپنے حلقہ نیابت میں چھوٹے
خاندانوں کی اہمیت و افادیت کے نقطہ نظر کو عام کرنے کے سلسلے میں اپنی
جانب سے ممکن حمایت کریں گے۔ ہماری تمام تر کاوش اسی صورت میں
کامیابی سے ہمکنار ہو سکتی ہیں۔ اور ہم شاہراہ ترقی پر آگے بڑھ سکتے ہیں۔
اسی طرح ہمیں اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام افراد کو یکساں مواقع اور سہولتیں
فراہم کرنے اور ایک بہتر اور خوش حال زندگی تعمیر کرنے میں کامیابی
حاصل ہوگی۔

پتہ: ۳۲۶ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر بلیات اندراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
سال ۱۹۹۱-۹۲ میں تعمیر وطن پروگرام کی مدد میں بلوچستان کو کتنے فنڈ
ملے ہیں اور ان میں ہر ایم پی اے کا کس قدر حصہ ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر بلدیات -

سال ۹۲-۱۹۹۱ء میں تعمیر وطن پروگرام کے تحت بلوچستان کو اب تک
۲۹۷،۷۷،۲۹۷ روپے مہیا کئے گئے ہیں۔ نیز یہ پروگرام ایم۔ این۔ اے /
سینٹرز صاحبان کے لئے ہیں۔

۳۲۹. میر عبد الکریم نوشیروانی -

کیا وزیر بلدیات / وائس ائیراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ -
(الف) کیا یہ درست ہے کہ امجد درانی، سابق ڈائریکٹر واسا پر خود برد کا
الزام ہے؟
(ب) اگر جنڈو الف کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ آفیسر کے خلاف اب
بمک انکوائری نہ کرنے کی وجہ کیا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر بلدیات -

یہ درست ہے کہ مسٹر امجد درانی سابق پروجیکٹ انجینئر واسا کے خلاف
خود برد کا الزام ہے۔
(ب) ملزم متذکرہ بالا کے خلاف مقدمہ نمبر 6/Q/88 بجرم ۱۹۷۷ II -
ACT ۵ (۳) / PPC R / W ۱۰۹ / ۷۷۱ / ۷۶۸ / ۷۰۹ مسٹر سلطان حمید ضوی
سابق مینجنگ ڈائریکٹر واسا کی تحریری رپورٹ پر درج رجسٹر ہوا۔
دوران تفتیش متعلقہ ریکارڈ قبضہ میں لیا جا کر ٹیکنیکل آفیسر مقرر کیا گیا جس نے
پڑتال ریکارڈ اور سائٹ کے معائنہ کے بعد اپنی رپورٹ مرتب کر کے دی
کہ ۶ الزامات مکمل طور پر اور ۳ الزامات جزوی طور پر ثابت نہیں ہوئے۔

کی روشنی میں ملزم محمد امجد درانی کی گرفتاری کی اجازت کے حصول کے لئے باضابطہ طور پر تحریر کیا گیا۔ جو کہ تاحال موصول نہیں ہوئی۔

نیز ٹیکنیکل آفیسر کو تحریر کیا گیا ہے کہ اس مقدمہ میں دیگر ملزمان جو ملوث پلے گئے ہیں۔ کہ بارے میں بھی وضاحت بتائی جا سکے اور ان کی بارہ تفتیش عمل میں لائی جائے۔

میر سہیلوں خان مری - جناب والا! میں سوال ۲۲۹ کے بارے میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر! آپ اس بارے میں کیا ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں۔

میر سہیلوں خان مری جناب والا! میں امجد درانی کے حوالے سے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کیا کرپشن کی ہے، انہوں نے کیا کیا ہے؟ یہ واسکا آڈی تھا اور اس بارے میں پہلے وزیر صاحب سے بھی پوچھا تھا اب بھی اس کے لئے متعلقہ وزیر نہیں ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں وہ اسکا جواب دیا

میر محمد اسلم بزنجو وزیر بلدیات جناب والا! یہاں جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ درست ہے کہ مسٹر امجد درانی سابقہ پروڈیکٹ انجینئر واسکا کے خلاف خرید برد کا الزام ہے، اور اس کے لئے تفتیش ہو رہی ہے اور دوران تفتیش متعلقہ ریکارڈ قبضہ میں لیا جا کر ٹیکنیکل آفیسر مقرر کرایا گیا جس نے پڑتال کی ریکارڈ اور سائٹ کے معائنہ کے بعد اپنی رپورٹ مرتب کر کے دی کہ ۶ الزامات مکمل طور پر اور تین الزامات جزوی طور پر ثابت ہیں۔ رپورٹ کی روشنی میں ملزم محمد امجد

دراfi کی گرفتاری کی اجازت کے حصول کے لئے باضابطہ طور پر تحریر کیا گیا جو کہ
تاحال موصول نہیں ہوئی۔

میر ہمایوں خان مری۔ جناب والا! میں نے یہاں امجد درانی کے متعلق
سوال کیا ہے یہاں دن دھارے واردات ہو رہی ہے صبح شام کرپشن
ہو رہی ہے۔ یہ ان کو نظر نہیں آتا ہے، دوسرا امجد درانی نے کیا کیا ہے؟

جناب اسپیکر۔ آپ صنفی سوال پر تقریر شروع کر دیتے ہیں۔

محمد اسلم بزنجو وزیر محنت۔ جناب والا! امجد درانی پر الزامات ہیں۔ اس
کے لئے باضابطہ طور پر تحریر کیا گیا ہے، اور اس کی رپورٹ تاحال موصول
نہیں ہوئی ہے۔

میر ہمایوں خان مری۔ کب تک وصول ہو جائے گی؟

وزیر محنت۔ جلد وصول ہو جائے گی۔

میر ہمایوں خان مری۔ یہ سلسلہ ایک سال سے چل رہا ہے جلد اسکو اکیٹو
پی ڈا سیٹ Expedite کرائیں۔

محمد اسلم بزنجو وزیر محنت۔ دو بارہ کوشش کریں گے کہ جلد ہی ہو جائے۔

میرٹھالیوں خان مری

ایک سال تو ہو گیا ہے آگے ! توقع ہے

وزیر محنت - کسی کیس کے ہر پہلو کو دیکھنا پڑتا ہے۔ حقائق کو دیکھنا ہوتا ہے

جناب اسپیکر - کب تک تفتیش مکمل ہوگی ؟

وزیر محنت - ۱۵ دن تک ہوگی۔

میرٹھالیوں خان مری - جناب والا ایک شخص ذہنی طور پر ٹارگٹ ہو رہا ہے کسی ملک میں کوئی متوازن ہوتا ہے یہاں تو کچھ نہیں۔

جناب اسپیکر - ضمنی سوال پر تقریر نہیں ہوتی ہے آپ تو تقریر شروع کر دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر - اگلا سوال۔

۳۸۹۔ میر عبد الکریم نوشیروانی - کیا وزیر ہدایات ازلہ کو مطلع فرمائیں گے کہ سال ۹۱-۱۹۹۰ء اور رولز مالی سال ۹۲-۱۹۹۱ء کے دوران تعمیر وطن پروگرام کے لئے دی گئی رقم کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر بلدیات - جیسا کہ سوال نمبر ۳۲۷ کے جواب میں عرض کیا گیا ہے کہ تعمیر وطن پروگرام کے تحت بلوچستان کو ابھی تک ۱۷۷,۲۹۷,۷۷۵ روپیہ مہیا کئے گئے ہیں۔ نیز یہ پروگرام ایم این اے / سینئر حضرات کے لئے ہے ضلع دار تفصیل ذیل ہے۔

۱. ضلع کچھی

۸۳,۰۰,۰۰۰/-	الف) میر طارق حسین مگسی سینئر
۲۳,۰۰,۰۰۰/-	ب) میر نبی بخش ڈومکی سینئر
۱۲,۶۰,۰۰۰/-	ج) میر یار محمد زرد

۱,۳۸,۰۰,۰۰۰/-

۲. ضلع لورالائی

۶۵,۳۶,۰۰۰/-	الف) ڈاکٹر نصیر الدین جوگینزی سینئر
۲۴,۲۰,۰۰۰/-	ب) سردار یاشم لونی
۱۷,۲۲,۲۹۷/-	ج) جناب عبدالصمیم مندوخیل
۳۲,۵۰,۰۰۰/-	د) سردار یعقوب خان ناصر ایم این اے

۱,۵۱,۳۲,۲۹۷/-

۳. ضلع سٹی

۳۰,۰۰,۰۰۰/-	الف) ڈاکٹر نصیر الدین جوگینزی سینئر
۲۰,۰۰,۰۰۰/-	ب) جناب سید فصیح اقبال

۵۰,۰۰,۰۰۰/-

۴۔ ضلع پنجگور۔

۲۰,۰۰۰/- الفدا سید احسان شاہ سینیٹر
 ۳۰,۰۰۰/- بیبا میر یزن بزنجو ایم این اے
 ۳,۲۰,۰۰۰/-

۵۔ ضلع ڈیرہ بگٹی۔

۴۷,۰۰۰/- نواب زادہ سلیم اکبر بگٹی ایم این اے

۶۔ ضلع جعفر آباد۔

۱۱,۵۰,۰۰۰/- میر عبدالنبی جمالی سینیٹر
 ۳۶,۷۵,۰۰۰/- میر سہراب خان کھوسہ سینیٹر

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال۔

پتہ ۳۵۱، میر عبدالکرم کیم نوشیروانی۔ کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

پودوں اور بیجوں کا خریداری کا پیرسالانہ کستدر لاگت آتی ہے، نیز سال ۱۹۸۵ تا ۱۹۹۱ کے دوران پودوں اور بیج پر لاگت کی تفصیل بھی دیا جائے۔

مولانا امیر زمان وزیر زراعت۔ حکمہ زراعت بلوچستان، مختلف سیموں میں مختص شدہ رقوم سے ضرورت کے تحت بیج اور پودے خریدتا ہے۔

سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۱ء کے دوران پودوں اور بیج کی خریداری پر لاگت
کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) آلو کا بیج		سال
مقدار	خرچ (پاکستانی روپیہ میں)	۱۹۸۶-۸۸ء
۵ ٹن	۵۴۰۰۰۰۰	۱۹۸۸-۸۹ء
۱۰ ٹن	۱۰۸۰۰۰۰۰	۱۹۸۹-۹۰ء
۱۸ ٹن	۱۸۰۰۰۰۰۰	میزان
۲۳ ٹن	۳۷۸۰۰۰۰۰	

(ب) پھلدار پودے (ٹریکل اریگیشن سکیم کے تحت درآمد شدہ)

۷۷۷۱۵۵

سیب کے بچک

۶۰۰۰۰

چیری کے بچک

۱۰۰۰۰

(ج) پھولوں کے بیج

خرچ (پاکستانی روپیہ میں)	مقدار	سال	نام پھول
۳۶۱۵۶۱۶۰	۱۰۰۰۰	۱۹۸۵-۸۶ء	گلاب کے بچک
۸۰۶۳۱۶۰۵	۱۰۰۰۲	ایضاً	گلاب کے پیوند شدہ پودے
۲۳۹۳۵۶۴	۲۳۹۳۵	۱۹۸۶، ۸۷ء	۲۶۸ اقسام
	۶۰۰۰		
			گلاب لالہ
			گلاب سنبل
			گلاب لالہ
			گلاب لالہ
۹۲۱۰۲۶۲۶		۱۹۸۸، ۸۹ء	
۲۰۲۳۳۸۶۱۸		۱۹۸۹، ۹۰ء	

(د) ناریل کا بیج -

خرچ (پاکستانی روپیہ میں)	مقدار	سال
۳۱۵۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰ بیج	۱۹۸۵، ۸۶ء
۲۶۹۹۸۶۱۵۰	۱۴۲۸۵	۱۹۸۶، ۸۷ء
۲۲۴۹۹۵۶۰۰	۱۳۲۳۵ بیج	۱۹۸۷، ۸۸ء
۲۵۵۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰	۱۹۸۸، ۸۹ء

گندم کا بیج -

NIL	NIL	۱۹۸۵-۱۹۸۸
۶۷۶۰۰۰۰۰۰۰	۶۰۰-۱۶۰۰	۱۹۸۸، ۸۹ قسم پاک ۸۱
	۲۰۰۰۰۰	قسم فیصل آباد ۸۵
	۲۰۰۰۰۰	

		۱۹۸۹-۱۹۹۰
	۲۶۰۰۰۰	۱۹۹۰-۹۱ قسم پاک ۸۱
۱۹۰۰۰۰۰۰۰۰	۵۰۰۰۰۰	قسم فیصل آباد ۸۵
	۵۲۸۰۰۰	

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی - جناب والا! میں اس سلسلے میں مولانا صاحب سے
ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی، وزیر قانون - جناب والا! اس سوال کو کوئی بھی ممبر
کال کر کے وزیر زراعت صاحب بیٹھے نہیں، وہ جواب دے دیں گے۔

جناب اسپیکر - اگر کوئی ممبر متعلقہ کے بی حاف behalf پر اس سوال کو دریا
نفت کر لے تو پھر اس پر ضمنی بھی ہو سکتے ہیں۔

مسٹر کچول علی - جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی معاملہ ایوان میں پیش ہوتا ہے وہ ایوان کی ملکیت ہو جاتا ہے اور ہر ایک کو حق پہنچتا ہے وہ اس پر سوال دریافت کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر - اب اس پر آپ کیا ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی - جناب والا! مولانا صاحب نے جواب میں لکھا ہے کہ حکم نے سیب کے بچک سات لاکھ ستتر ہزار ایک سو پچپن اور چھری کے تقریباً دس ہزار کے خریدے ہیں۔ جو یہ پونے آٹھ لاکھ کے بنتے ہیں۔ سیب اور چھری تو وافر مقدار میں سو بے میں موجود ہے اسکی ٹیکنیکل وجوہات کیا ہیں۔ یہ انہوں نے کیوں خریدی ہیں۔

مولانا امیر زمان وزیر زراعت - جناب ہم نے سیب اور چھری جو باہر سے

درآمد کی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہاں کے سیب اور چھری کو بیماری لگی ہوئی تھی اور ہم نے یہ بہتر زرعی نمائشی پلاٹ میں لگانے کے لئے اپورٹ کی ہے۔

جناب اسپیکر - کوئی دوسرا سوال تو نہیں کرنا ہے۔؟

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی - مولانا صاحب سے کیا پوچھیں۔

جناب اسپیکر - اگلا سوال -

پ: ۵۰۴ ڈاکٹر عبدالخالق رمنشی محمد نے دریافت کیا -

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
رواں مالی سال ۱۹۹۱-۹۲ کے دوران گریڈ ایک تا ۷ اگریڈ تک کے کتنے
ملازم بھرتی کئے گئے ہیں۔ ضلعوار تفصیل دی جائے۔

مولانا امیر زمان وزیر زراعت -

سال ۱۹۹۱-۹۲ کے دوران محکمہ زراعت و امداد باہمی میں کل ۳۰۷ ملازمین بھرتی
کئے گئے، جن کی ضلع وار تفصیل یہ ہے -

۱	کوٹہ	۶۵	۹	کوٹہ	۰۲
۲	پشین	۱۰	۱۰	زیارت	۱۱
۳	چاغی	۰۶	۱۱	قلات مستونگ	۳۸
۴	ثروٹ	۱۷	۱۲	خضدار	۱۱
۵	قلو سیف اللہ	۰۴	۱۳	سبیلہ	۰۲
۶	لورالائی	۴۸	۱۴	خاران	۰۵
	موسلی خیل		۱۵	کچھی اور ڈھادر	۰۷
	بارکھان		۱۶	جعفر آباد	۲۴
۷	سبئی	۱۴	۱۷	تمبو	۱۰
۸	ڈیر بگٹی	۰۲	۱۸	تربت	۰۲۶

سردار محمد طاہر خان لونی - جناب والا اس کے متعلق میرا ضمنی سوال ہے۔ ضلع لورالائی میں انہوں نے ۸ سٹیٹس دی ہیں۔ لورالائی میں موسیٰ ضلع، بارکھان مگر تحصیل دکی کا کوئی ذکر نہیں یہ ضلع لورالائی کا ایک بہت بڑا حصہ ہے میری گزارش ہے کہ وہاں پر ایک پوسٹ بھی نہیں دی گئی ہے کیا ضلع لورالائی میں کہیں کسی اور جگہ زراعت نہیں ہوتی ہے کیا باقی علاقوں میں خشکابہ ہے یا پہاڑ ہیں۔ کہیں اور زراعت نہیں ہوتی ہے۔ میں جناب وزیر زراعت صاحب سے پوچھوں گا کہ دکی اور بارکھان میں کتنی سٹیٹس دی ہیں؟

مولانا امیر زمان (وزیر زراعت) جناب والا یہ ضلع وار ہم نے تفصیل تو دے دی ہیں۔ اس میں تحصیل دکی بھی ہے سنبھادی ہے اگر یہ سوال میں تحصیل وار پوچھتے تو جواب دیدتے اب انہوں نے ضلع وار پوچھا ہے جس کا جواب دیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر - سردار صاحب سوال میں تفصیل وار نہیں پوچھا گیا ہے۔

سردار محمد طاہر خان لونی - جناب والا! میں یہ عرض کرتا ہوں گو کہ میں جنسٹریٹ اختلاف میں ہوں میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ تحصیل دکی کو کیوں نظر انداز کیا گیا ہے دوسرا میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس کاغذ میں بھی اس کا ذکر نہیں ہے کاغذ میں تو اس کا ذکر کرتے۔؟

جناب اسپیکر - ضلع وار جواب مانگا گیا تھا جواب دے دیا گیا ہے مولانا صاحب ان کے سوال کا بھی جواب دیں ۔

مولانا امیر زمان (وزیر اعلیٰ) جناب اسپیکر ! یہ سوال ضلع وارٹرز پوچھا گیا تھا ہم نے اسکا ضلع وار جواب دے دیا ہے ۔ جو اضلاع ابھی بنے ہیں ان میں موسمی خیل ، بارکھان وغیرہ ہے انکو ہم نے بریکٹ میں دیا ہے ۔ کسی ضلع کے ساتھ ہم نے ان کی تحصیلیں نہیں لکھی ہیں ۔ اور نئے اضلاع کو اس لئے ہم نے بریکٹ میں لکھا ہے جیسا سوال پوچھا گیا ہے ویسا جواب دے دیا گیا ہے ۔

سردار محمد طاہر خان لونی ۔ یہ تحصیل وارٹرز جواب ہم کو کب دیں گے ؟

جناب اسپیکر ۔ آپ اس کے لئے نیا سوال کریں ۔ تو جواب دیں گے اب اس میں ضلع وائیز مانگا گیا ہے تو جواب دیا گیا ہے
انکا سوال ڈاکٹر عبدالملک صاحب کا ہے
جناب اسپیکر ۔ سردار صاحب آپ سوال سنیں ۔

سردار محمد طاہر خان لونی ۔ یہ سوال میں کیا سنوں میرے سامنے آپ نے یہ لکھ کر کے دیا ہے پلندہ پڑا ہوا ہے ۔

میر ہمایوں خان مری ۔ جناب اسپیکر ایسے لگتا ہے جب آپ یہاں بیٹھے ہوئے

ہی۔ تو منسٹروں کا یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے انکے جواب آپ دے رہے
ہی۔ آپ انہیں چھوڑی جلا ب دینے کے لئے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر۔ نہیں انہوں نے وضاحت کر دی ہے۔

میر ہمایوں خان مری۔ وہ منسٹر ہیں۔ مراعات مانگے۔ ہیں۔ سارے ٹرنڈری

پینچر والے۔ جناب سب کے جوابات آپ دے رہے ہیں۔ اگر کوئی ایسا ہے
تو یہاں پراسمبلی میں منظور ہوتا اکثریت اور سارے پاور ^{power} آپ کے ہاتھ
میں دیدیں سب کے جوابات آپ دیدیں۔ وہ منسٹر چپ ہیں۔ آپ شروع کیے۔ یہ
عجیب چیز ہے۔

جناب اسپیکر۔ میر ہمایوں مری صاحب اب ایک واضح.....

میر ہمایوں خان مری۔ اب آپ دیکھیں.....

جناب اسپیکر۔ آپ دیکھیں اس سوال کو کھنڈری سے ^{reality}

میر ہمایوں خان مری۔ ایک چیز میں عرض کرنا چاہوں گا جو ہے یہ کتابچہ

زمین نے بنایا ہے اور نہ آپ نے بنایا ہے اسے انگریزوں نے بنایا ہے اور انگریزوں
نے اسے رولز کے تحت بنایا ہے وہاں پر ایسا کوئی رول نہیں ہے اسپیکر کا ایک ڈیکورم
ہوتا ہے ایک محترم وہاں ہوتا ہے اور اسپارشل ہوتا ہے سوال یہاں منسٹر صاحب

سے ہوتا ہے وہ چپ بھی۔ اور انکے جواب آپ دے رہے ہیں۔ سارے لوگ سن رہے ہیں۔

جناب اسپیکر - جناب آپ ذرا سوال دیکھیں۔

میر ہمایون خان مری - اب وہ منسٹر اٹھتا ہے ایک بات کہہ کے بیٹھ جاتا ہے پھر ممبر کے ساتھ آپکا تقرر شروع ہوتا ہے کہ حجیہ اس طرح نہیں ہے یہ اس طرح جناب منسٹر کا اپنا حکم ہے وہ مجھے اور آپ سے بہتر جانتا ہے جناب مہربانی کر کے آپ انہیں جواب دینے کے لئے چھوڑ دیں۔

جناب اسپیکر - ضلع وار تفصیل آئی ہے تحصیل وار تفصیل نہیں آئی ہے جی عبدالقبار خان

مسٹر عبدالقبار خان - جناب اسپیکر میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا وزیر صاحب یہ بتا سکتے ہیں۔ شاید یہ بھی تسلیم کر لیں کہ ضلع پشین زرعی لحاظ سے سارے بلوچستان میں زراعت کے لحاظ سے آگے ہے تو اس میں دس پوسٹیں دی گئی ہیں۔ وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ ضلع پشین اور قلعہ سیف اللہ بھی زرعی لحاظ سے آگے ہے کہ وہ وہاں پر کسی کو کراٹریا Criteria کے مطابق وہاں پر یہ پوسٹیں تقسیم کا ہیں۔ بلوچستان کے ہر ضلع کے لئے تو یہاں پر پشین کے لئے انہوں نے دس پوسٹیں رکھی ہوئی ہے قلعہ سیف اللہ کے لئے چار رکھی ہیں۔ تو کس کو کراٹریا (Criteria) کے مطابق انہوں نے یہ پوسٹیں رکھی ہیں۔ جبکہ بلوچستان میں ضلع پشین اور سیف اللہ زرعی لحاظ سے سب سے زیادہ ہیں

وزیر زراعت - جناب یہاں پر پرانے بھی اور نئے بھی ۹۲-۱۹۹۱ء میں جو وہاں پر پرانے خالی ہوئے تھے وہ بھی ڈال گئی ہے اور نئے آئے تھے چونکہ قلعہ سیف اللہ کے پرانے نہیں تھے۔ اس لئے وہ چار پرانے تھے بھر گئے اس طرح ضلع پشین اور جہاں پر پرانے تھے، چونکہ وہ کچھ زیادہ ہیں۔ اور کئی فرق نہیں ہے۔

مسٹر عبدالقبار خان - چونکہ یہ ضلع زرعی لحاظ سے بہت بڑا ہے اور زرعی لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے تو اس کے لئے پوسٹوں کی کس بنیاد پر آپ نے تقسیم کیا ہے۔ آیا جہاں پر زراعت زیادہ ہے وہاں آپ نے زیادہ پوسٹیں دی ہیں اور جہاں پر کم ہے وہاں پر کم پوسٹیں دی گئی ہیں۔ اس شیڈ سے پوسٹیں آتی ہیں تو زرعی لحاظ سے پشین بلوچستان میں سب سے بڑا ضلع ہے۔

وزیر زراعت - جناب میں نے کہا ہے کہ جو نئی پوسٹیں تھیں انہیں ہم نے ضلع دائرہ تقسیم کیا ہے دو تین چار پانچ اس طرح اور جہاں تک پشین کا تعلق ہے کہ اس میں دس ہیں اور کسی جگہ پر اس سے زیادہ ہیں۔ وہ اس طرح کہ جہاں پر پرانی پوسٹیں تھیں وہ بھر گئی ہیں۔ اس طرح ہم نے تفصیل اس طرح دی ہے۔ چونکہ نئی پوسٹیں ۲۵ تھیں اس لئے ہم نے اس طرح تقسیم کیا ہے تین چار پانچ۔

جناب اسپیکر - جی ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب -

ڈاکٹر کلیم اللہ - میرا خیال ہے کہ ہم سوال نمبر ۵۰۴ کے متعلق بات کر رہے

ہیں۔ شاید یہ ڈاکٹر عبدالحامد صاحب کا سوال ہے اس میں ہمارے ضمنی سوالات نہیں۔ اس میں یہ پوچھنا ہوں کہ کیا یہی سوال چل رہا ہے۔

جناب اسپیکر۔ جی ہاں یہی سوال ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ۔ تو میری عرض ہے کہ ۹۲-۱۹۹۱ء میں تقریباً تین سو سات ملازمتیں دی گئی ہیں۔ جو کہ ابھی تک ہماری معلومات میں ہیں۔ بلکہ ہمیں یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ ملازمتوں کا سلسلہ بلوچستان میں بین ban ہے اور ہر بار اخبار میں لکھا ہے کہ اب سے چھ مہینے اور آنے والے جون تک بین Ban ہیں۔ ہماری چھوٹی چھوٹی درخواستیں کوئی چھوٹا موٹا آجاتا ہے تو یہ بہانہ کیا جاتا ہے کہ ملازمتوں پر تو بین ہے اب یہی پتہ نہیں کہ یہ ساری ملازمتیں جناب یہ تو ایک ٹکے کا سوال ہے باقی ٹکوں میں اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ہزاروں ملازمتیں.....

جناب اسپیکر۔ اس ٹکے سے متعلق آپ کیا ضمنی سوال کریں گے؟

ڈاکٹر کلیم اللہ۔ کیا یہ پوسٹیں اڈورٹائزنگ کی گئی ہیں۔ اور ان کے انٹرویو لے گئے ہیں۔ کیا وزیر موصوف نے انہیں اپنی طرف سے پرکھی ہیں۔ کسی کو پتہ چلایا چیکے چیکے یہ ملازمتیں بھردی گئی ہیں؟ ہماری بختی ہے کہ جب بھی جا کر کوئی آدمی ملازمت حاصل کرنے کے لئے جاتا ہے تو اسے یہ تاثر دیا جاتا ہے اور بتا دیا جاتا ہے کہ ملازمتوں پر ممکن بین ہے اور جبکہ یہ.....

جناب اسپیکر - جی مولانا صاحب انکے ضمنی سوال کا آپ جواب دیں انکا سوال ہے کہ ان پوسٹوں کے بارے میں کیا صورتحال ہے کیا انکے انٹرویو ہوئے ہیں۔ کیا ان کے تعیناتی کے آرڈر ہوئے ہیں؟

وزیر زراعت - جناب جبکہ انٹرویو لینے تھے۔ انکے انٹرویو لئے گئے ہیں۔ اور جنہیں پروموشن دینا تھا انہیں پروموشن دی گئی ہے۔ اور رہا بینے ban کا مسئلہ تو میرے خیال میں مرکزی حکومت میں تھا سو باقی حکومت سے تو ہٹ گئے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ - جناب یہ بتائیں گے کہ کتنے اسامیوں کی ایڈورٹائزمنٹ منسٹری ہوئی ہیں جبکہ سو باقی حکومت میں ابھی تک بنی تھی۔ یعنی ۱۹۹۱ء سے بنی ban ہے اور اس سے بھی پہلے ۱۹۹۰ء سے بنی تھی اور یہ ۱۹۹۲ء کے درمیان بھی ملازمتیں دی گئی ہیں۔ یہ کس طرح دی گئی ہیں یہ تو اس جنوری سے بین ہٹا ہے کیا اس دو مہینوں میں ۲۰۰ ملازمتیں دی گئی ہیں۔ یا اس سے پہلے بھی پروسس process ہوئی یہ کس اخبار میں ایڈورٹائز ہوئی ہے اور ان کے انٹرویو کب ہوئے ہیں۔ ہم نے نہ دیکھا اخبار میں اور نہ انٹرویو کے سلسلے میں سنا ہے۔ اگر ہر وزارت ہزاروں لوگوں کو بھرتی کرتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کو یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ بینے ban ہیں ban ہے۔

میر جمالیون خان مری - جناب اسپیکر صاحب میرے محترم وزیر نے

کہا ہے کہ وفاقی حکومت میں بین ban ہے اور یہاں صوبائی حکومت میں بین کی مچھوٹ ہے۔ جناب اسپیکر تین چار دن پہلے میں نے کچھ پوسٹوں کے بارے میں سیکرٹری فنانس سے بات ہوئی انہوں نے کہا کہ بین ہے اور جیسا کہ ممیرے محترم دوست نے فرمایا کہ عام طور پر یہ ظاہر ہے بین ہے جبکہ گریڈ ۱۶ اور ۱۷ تک پبلک سروس کمیشن کی پروویو puruview سے نکالا گیا ہے وہاں پر کچھ چکر چلا رہا ہے اب یہ کہاں تک درست ہے اور کہاں تک نہیں ہے یہ اللہ جانتا ہے لیکن یہاں سیکرٹری صاحب نے کہا کہ بین ہے اور ابھی معزز وزیر صاحب نے فرمایا کہ بین نہیں ہے یہ دو متضاد باتیں ہیں۔

جناب اسپیکر۔ سعید احمد ہاشمی صاحب قانون و پارلیمانی امور کے وزیر ہیں وہ آپکو بتا دیں گے۔

میر ہالیوں خان مری۔

جناب اسپیکر میرے خیال میں اس بارے میں فنانس منسٹر ہی بہتر بتا سکتے ہیں، کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ انہوں نے پوسٹس کریٹ Create کیا ہیں یا نہیں

وزیر قانون

جناب اسپیکر صوبائی حکومت نے ملازمتوں سے پابندی حال ہی میں اٹھالی ہے اور یہ بھی درست ہے کہ مرکزی حکومت نے ملازمتوں سے پابندی نہیں اٹھائی ہے وہ طریقہ کار واضح کر رہے ہیں کہ ملازمتیں کس طرح دی جائیں اور میں امید کرتا ہوں کہ صوبائی سطح پر پابندی اٹھانے کے بعد ملازمتیں دی گئی ہوں گی

مختلف قسموں میں وہ طریقہ کار کے مطابق دیے ہوئے اگر ہمایوں صاحب کو کسی کیس کا پتہ ہے۔ جہاں ملازمین طریقہ کار کے مطابق نہ دی گئے ہوں وہ ایوان کے سامنے لائیں انشاء اللہ اسپر علی در آمد ہو گا۔

میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسپیکر پرسٹیں چونکہ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے منظر ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں میں نے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کیا فنانس منسٹر موجود نہ تھے تو میں نے فنانس سیکرٹری سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ابھی تک پوسٹوں پر پا بڑی لگی ہوئی ہے جبکہ منسٹر قانون و پارلیمانی امور صاحب کہہ رہے ہیں کہ مو بائی لیبول پر پابندی اٹھا دی گئی ہے اور سیکرٹری فنانس کہتے ہیں۔ کہ ابھی تک پابندی عائد ہے یہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔

جناب اسپیکر۔ جی کچول علی صاحب۔

مسٹر کچول علی۔ جناب اسپیکر میں آپ کے توسط سے محترم منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ان تین سو ساٹھ (۳۶۰) ملازمتوں کی تفصیل بتادیں۔ ہر ملازمت اور اسکا عہدہ کیا ہے

جناب اسپیکر۔ کچول علی صاحب یہ تو کچھ ایک علیحدہ سوال ہوا۔

مسٹر کچول علی۔ جناب اسپیکر یہ اس سے متعلق ہے کیونکہ حکم نے

مہربانی کہہ کے پنجگور کو تین پوسٹیں دی ہیں میں ان کے بارے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کس قسم کی پوسٹیں ہیں۔ چھپڑاسی کی ہے ڈرا یور کا ہے چونکہ آپ حضرات ہر بات کو مذاق سمجھتے ہیں۔

جناب اسپیکر - وزیر متعلقہ اس کے بارے میں وضاحت کریں۔

وزیر زراعت - جناب اسپیکر دو فیلڈ اسٹنڈنگ گریڈ ۶ اور دو پوسٹیں گریڈ ۲ کی ہیں۔

مسٹر چکول علی جناب اسپیکر میں ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ وزیر متعلقہ نے اتنے آدھی بھرتی کئے ہیں۔ اس سلسلے میں کوئی کمیٹی تشکیل دی ہے۔

وزیر زراعت راجی ہاں ہم نے سلیشن کمیٹی تشکیل دی تھی۔

مسٹر چکول علی سلیشن کمیٹی کے ارکان کون کون تھے۔

جناب اسپیکر چکول علی صاحب یہ تو بھرتی کا سلسلہ ہے اس کا مذکورہ سوال سے تعلق نہیں۔

مسٹر چکول علی جناب اسپیکر ہم تو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے پنجگور میں جو

افراد بھرتی کیے ہیں۔ وہ نچنگور کے نہیں بلکہ یہاں سے بھرتی کی جاتی ہے اور انکا ایجنمنٹ کورٹ میں ہوتا ہے جس سے ہمارے حلقے کے لوگوں کے ساتھ نا انصافی ہو رہی ہے۔ ہم کہتے ہیں اگر کورٹمنٹ اس طرح چلیں تو لوگوں کے ساتھ سراسر نا انصافی ہوگی۔

مولوی عصمت اللہ جناب اسپیکر یہ تو کوئی شکایت ہے۔
(وزیر منصوبہ بندی و تقیات)

مسٹر کچھول علی۔ جناب اسپیکر اسمبلی ہوتی ہے انہی چیزوں کے لئے تاکہ نا انصافیوں کا ازالہ ہو۔ اگر آپ اسے مذاق سمجھتے ہیں تو ہم واک آؤٹ کر کے چلے جاتے ہیں۔ اور باہر آپ لوگوں کے خلاف احتجاج کریں گے۔

جناب اسپیکر۔ مولوی عصمت اللہ آپ تشریف رکھیں۔

مسٹر کچھول علی۔ جناب اسپیکر ہم کہتے ہیں کہ جہاں تک روزگار کا مسئلہ ہے اسکو حل کیا جائے لیکن عصمت اللہ صاحب بار بار Irrelevant کھڑا ہوتا ہے

مولوی عصمت اللہ۔

جناب اسپیکر یہ ضمنی سوال کو بہانہ بنا کر تقریر کر رہے ہیں۔

مسٹر کچنول علی جناب اسپیکر یہ سوال ہماری پارٹی کے پارلیمنٹری لیڈر عبدالملک صاحب کا ہے اور ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم ضمنی سوال کریں۔

مسٹر عبدالحمید خان چکرتی جناب اسپیکر کچنول علی صاحب بالکل حق بجانب ہیں۔ مولانا صاحب اسکو دلچسپ رنگ دے رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ مولانا صاحب نے (۳۶) آدمیوں کو لگایا ہے۔ اور اسکو گریڈ وائزر تقسیم نہیں کر رہے ہیں۔ لہذا اسکو گریڈ وائزر تقسیم کریں۔ اس کا طریقہ کار کیا ہے۔

مسٹر کچنول علی۔

جناب اسپیکر میں آپکی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ فنلوپ گورنمنٹ کے تمام منسٹر صاحبان ایمانداری سے بتائیں کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ کیا وہ صحیح کر رہے ہیں۔ اگر حالات اس طرح رہے تو ہم آئندہ اسمبلی میں نہیں آئیے گے۔ شہ منسٹر حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ ہم یہاں ایوان میں آئے کہ صرف سوالوں کے جواب سننے کے لئے۔ بلکہ جناب اسپیکر اسمبلی کا رروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر زراعت۔ جناب اسپیکر معزز رکن غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔

نواب محمد اسلم خان ریشانی (وزیر خزانہ)

جناب اسپیکر معزز رکن پورے ایوان کا استمحاق مجروح کر رہے ہیں۔

معزز رکن اتمام ممبران سے معافی مانگنی چاہیے۔ اس سلسلے میں ہم علامتی واک
آؤٹ کرتے ہیں۔ (وزیر اعلیٰ سمیت کچھ وزراء واک آؤٹ کر گئے)

میر جان محمد جمالی - (وزیر ایسٹ اینڈ جی اے ڈی)

جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ اسپیکر کی کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

محمد اسلم نرنجور (وزیر محنت و فراوی قوت) جناب اسپیکر اسپیکر کی کارروائی

روک کر اسپیکر کی جائے۔

جناب اسپیکر - غیر پارلیمانی الفاظ اسپیکر کی کارروائی سے حذف کئے جاتے
ہیں۔

مسٹر کچوں علی - اگر میں نے کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں تو میں

انہیں واپس لینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن اپنے منسٹر صاحبان کو کہیں کہ وہ
صرف ایک ڈسٹرکٹ کے منسٹر نہ بنیں بلکہ بلوچستان کے منسٹر بنیں اگر میں نے

کوئی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں تو I take Back my Words
Please be come the minister of Balochistan not for a District

مولانا عصمت اللہ - جناب اسپیکر صاحب گزارش یہ ہے کہ

جناب اسپیکر کے حکم کے تحت کارروائی سے حذف کئے گئے x x x x x x

معزز ایوان کو چاہیے۔ سوال ہر ضمنی سوال پر وہ ضابطے کے مطابق ہر یہ وقفہ سوالات سے وقفہ شکایات نہیں اگر سوال معلومات کے لئے ہوتا ہے اور سوال کی بنیاد پر اگر تقریر ہوتی ہے تو اسمبلی کی سیشن کے لئے ہر رکن جب کہتا جاتا ہے تو پھر وہ تقریر شروع کرتا ہے۔ تو یہ سلسلہ کب ختم ہو جائیگا۔ تو آپ سے گزارش ہے کہ انکو ہدایت کی جائے کہ وہ ضابطہ کار کے مطابق سوال ہر ضمنی سوال ہوا اسمبلی کی کارروائی ضابطے کے مطابق ہونی چاہئے۔

میر ہمایوں خان مری - جناب اسپیکر صاحب ہماری بھی سٹین اس طرف سے تو ہم نے سنا یہاں یہ اسمبلی اس لیے ہوتی ہے کہ اگر جو وہاں کے علاقے کی ہیں۔ جو لوگ ممبروں سے grievances ہوتے ہیں۔ جو عوام کیسے کہتے ہیں۔ اسکو شکایت نہیں کہتے اسکو اسمبلی میں لایا جائے۔ تاکہ یہ on the record ہو یہاں پر یہ لوگ باتیں سنیں تاکہ باہر جگہ پھیلا بیسے۔ کہ کیا ہو رہا ہے شکایت تو کچھ اور ہے۔ شکایت تو گلے شکوے ہوتے ہیں۔ یہ نور آف دی باؤکس پر شکایت نہیں ہے کہ جی آپ کے اعمال آپ کے کردار شکایت تو آپس میں ہوتا ہے۔ گلے شکوے تو آپس میں ہوتے ہیں۔ جو عوام کی چیز ہیں۔ وہ شکایت نہیں ہے۔ بتانا چاہیے کہ جی یہ چیز اسی طرح ہے ہماری شنید میں آیا ہے اگر یہ غلط ہے مہربانی کر کے اسکو آپ لوگوں سے امید نہیں ہے آپ ہمارے بزرگ ہیں۔ آپ ہمارے محترم ہیں۔ آپ لوگ اس طرح نہیں کریں۔ آپ لوگوں کیساتھ یہ باتیں زیب نہیں دیتیں۔

جناب اسپیکر - سوال نمبر (۵۰۵) ڈاکٹر عبدالحماد صاحب کا ہے اسکو پڑھا
ہوا تصور کریں۔ اگر کوئی رفاقتی سوال ہے تو تحریر کریں۔

پ: ۵۰۵، ڈاکٹر عبدالحماد (مسٹر کچنول علی نے دریافت کیا۔)

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
صوبہ میں سال ۹۲-۱۹۹۱ء کے دوران کل کتنے نئے اور پرانے منصوبے بیرونی
ممالک کے تعاون سے چل رہے ہیں۔ اور کس قدر لاگت کے ہیں۔ ضلع وار
تفصیل دی جائے۔

مولانا امیر زمان وزیر زراعت

صوبہ بلوچستان میں رواں مالی سال ۹۲-۱۹۹۱ء کے دوران بیرونی ممالک
کے تعاون سے چلنے والے نئے اور پرانے منصوبوں کی تفصیل کی فہرست منسلک ہے۔

سالانہ شخصیتی پروگرام ۱۹۹۱-۹۲

شمار	نام اسکیم	ایگزیکٹو تھارڈ	مستوفیہ دورانیہ	مختتمہ آگست	دین رورپے			ٹرکی ترم ۹۲-۱۹۹۱	مالیہ	میزان	سرماہ	۱۹۹۱-۹۲	میزان
					مختتمہ آگست	دین رورپے	مستوفیہ دورانیہ						
۱	نام اسکیم زرعی ترقی و تحقیقاتی منصوبہ برائے ہوجتان منصوبہ برائے تھرانہ	ایگزیکٹو تھارڈ منصوبہ میں رہے	۷ سال	۸۴۲۱۱۸	۲۰۲۳۳۰	۲۸۲۲۴۸	۲۸۲۲۴۸	۱۲۱۲	۱۲۱۲	—	۶۲۳	۵۸۶	۶۲۳
۲	نام اسکیم وزیر باپاشی برائے ہوجتان	ایگزیکٹو تھارڈ منصوبہ میں رہے	۲	۲۰۶۴۱۳	۲۸۲۵۳	۵۸۶	۵۸۶	۶۲۳	۶۲۳	—	۶۲۳	۶۲۳	۶۲۳

فہرست ترقیاتی پروگرام ۱۹۹۱-۹۲

شمار	نام اسکیم	ایگزیکٹو تھارڈ	مستوفیہ دورانیہ	مختتمہ آگست			ٹرکی ترم ۹۲-۱۹۹۱	مالیہ	میزان	سرماہ	۱۹۹۱-۹۲	میزان
				مختتمہ آگست	دین رورپے	مستوفیہ دورانیہ						
۱	نام اسکیم نیشنل گریڈ سیزر ڈویژن پر دیکھتے۔	ایگزیکٹو تھارڈ منصوبہ میں رہے	۷ سال	۲۹۹۳۷	۸۷۷۸۵	۲۸۶۷۳	—	۲۲۴	۲۲۴	—	۲۲۴	۲۲۴

مسٹر کچھول علی - مسٹر صاحب یہ جو ذرائع آبپاشی پر ہے یہ پتہ نہیں کیا ہے اس میں پنجگور میں کیا کر رہے۔

میر محمد اسلم بزنجو - صبح سے ممبر صاحب شور پچار ہے ہیں کہ جی منسٹر ز خانہ ڈسٹرکٹ کے منسٹر بن کے بیٹھے ہیں (مداخلت)

مسٹر کچھول علی - آپ لوگ الفاظ کہتے ہو کچھ نہیں ہوتا ہے نہ ہی اس کو پتہ ہے کہ کیا انہوں نے کیا ہے۔ ہمیں پتہ نہیں کہ کجھور کے درخت لگا رہے ہیں۔ اکھاڑ رہے ہیں۔ اور میں نے وہاں کون کام نہیں دیکھا یہاں سرجو آپ کہتے ہیں کہ عالمی بینک سے پنجگور کو کچھ کی ہے شامل کی ہے عالمی بینک کے تعاون سے وہاں کیا ہو رہا ہے۔

مولانا امیر زمان (وزیر زراعت) زمین کے لئے اصلاح ہے وہاں پے کچھ سیلابی بنات کے متعلق ایک اسکیم ہے۔ اور وہاں پے کجھور وغیرہ کے لئے ایک اسکیم ہے۔

مسٹر کچھول علی - پنجگور تو میرے خیال میں بارہ پندرہ ویلج پر مشتمل ہیں کس گاؤں میں یا کس موضع میں کجھور کے لئے کچھ ہو رہا ہے۔ اور کس علاقے میں ہجوری کے لئے کچھ ہو رہے ہیں۔

وزیر زراعت - یہ تو پھر آپ سوال کریں پھر میں بتا دوں گا۔

مسٹر کچھول علی - آپ ایک کیٹی تشکیل دیں وہاں مجھ دیکھا دیں وہاں بے کچھ نہیں ہے صرف یہ کاغذوں میں ہے وہاں کچھ نہیں ہو رہا ہے۔

وزیر زراعت - آپ اگر کچھ زحمت کریں تو وہاں جو ہمارا آفسسر ہیں انکو کو ہدایت کروں گا تو پتہ چلے گا آپ کو دکھا دیں گے یہ کاغذی کارروائی نہیں ہے آپ کو ہم دکھا سکتے ہیں۔ آپ کیٹی کو چھوڑ دیں آپ خود تلی کریں۔

جناب اسپیکر - کچھول علی صاحب اس طرح کرتے ہیں۔ مولانا صاحب وہاں کا جو مقدمہ آئیسر ہے۔ انکو ٹائم دیئے آپ ان کے ساتھ جا کر دیکھ لیجیئے۔ اگر اس کے متعلق جو پور پوزل انہوں نے دی ہے۔ ایکم کے لئے اگر آپ اس سے سٹفسٹا نہیں ہوتے تو بیگ اسبلا کیٹی بنائے گی پہلے آپ جا کر ان کے ساتھ دیکھ لیں کہ کیا صورتحال ہے۔

مسٹر کچھول علی - جناب اسپیکر صاحب میں آپ کا بھڑکتا ایک وکیل کے اور جج کے احترام کرتا ہوں ہم کہتے ہیں کہ یہاں پر ہمیں دھوکہ دے رہا ہے میں مشاہدہ نہ کر رہا ہوں کہ وہاں کچھ نہیں ہو رہا ہے میں آپکی خدمت میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی میں جو چینر ہوگی۔ خدا کے لئے کچھ تخلیقی کام ہو سکیں بس ایک نے سوال کیا اسپیکر ٹری صاحب نے جواب دیا مسٹر صاحب سوال

جواب دے نہیں سکتا، یہ پارلیمنٹری سٹیم ہے وہاں تک محدود ہے۔ (مدافعت)

جناب اسپیکر۔ کچنول علی صاحب انکا کہنا ہے کہ جو اسکیم پیمنٹ کے حوالے سے ہیں۔ یہ موقع پر ہے یا کوئی پروپوزل نہیں ہے تو اس سلسلے میں آپ ان کے ساتھ جائیں۔

وزیر زراعت۔ جناب اسپیکر صاحب میں تم گزارش کی کہ وہاں پر جو جہاز متعلقہ آفسیر ہیں وہ ان کے ساتھ جائیں دکھائیں اگر نہ ہوں پھر بعد میں.....

جناب اسپیکر۔ تو آپ اس طرح کریں۔ اس سیشن میں اس کو بلائیں جو انکا متعلقہ آفسیر ہے

وزیر زراعت۔ نہیں یہ خود تمام دیدیں۔ میں کہہ دوں گا کہ ان کے جائیں۔

مسٹر کچنول علی۔ تو آپ آج ہی ڈیٹ نکس کر دیں تو خدا کے لئے میں اگر جاؤں غلدر آمد ہو آپ تمام فیکس کریں میں اگر نہیں گیا مجھے جو بھی سزا دیں میں جانے کے لئے تیار ہوں۔ جو بھی کام ہو تخلیق ہو لیکن ہم کہتے ہیں کہ صرف قلمی کارروائی نہ ہو۔

جناب اسپیکر۔ نہیں وہ جو اسکیم ہے اس کے بعد آپ ٹیک اس میں بننا دینا پیش کریں کہ جو کچھ چل رہا ہے۔ وہ اس طرح نہیں۔ اس طرح ہونا چاہیے تو آپ اعلان

کے بعد تاریخ فیکس کریں۔ پھر اس تاریخ پر آپ اپنے آفسیر کو بتادیں۔

مسٹر کچول علی سر یہ بات پھر نہ ہو آپ خود ہی تاریخ فیکس کر دیں مجھے بھروسہ نہیں ہے۔

وزیر زراعت جناب تم پھر میرا بھی ان پر بھروسہ نہیں ہے انکے ساتھ بھی دوسرا آدمی ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب اسکا یہی طریقہ کار ٹھیک ہے کہ اٹھارہ تک سیشن ہے۔ دو تین دن کے بعد

وزیر زراعت جناب اگر کچول علی وہاں کہے کہ کچھ نہیں پھر کون اسکا جواب دے گا۔

جناب اسپیکر پھر آپ اپنا ایک نمائندہ بھیج دیں۔

وزیر زراعت ہمارے نمائندے تو ہونگے ناٹ کون ہوگا کہ کس کا بات صحیح ہے

جناب اسپیکر نہیں کچول علی صاحب خود دیکھ لیں گے۔

وزیر زراعت نہیں کچول علی صاحب جب دیکھ بھی لیں نہیں مائیں گے۔

مسٹر کچکول علی - سر میں کیسے نہیں مانو ننگا -

وزیر زراعت - نہیں وہ تقریر کرنے کے لئے کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے کہ تقریر کیلئے کچھ مل جائے۔

مسٹر کچکول علی - ہمیں اگر تقریر کرنا ہو تو چوک دہاں ہے، یہاں لوگوں کے مسئلے حل کرنے ہیں۔

وزیر زراعت - مسائل اپنی جگہ پر نہیں آچکا احترام کرتا ہوں (مداخلت)

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون میری یہ گزارش ہوگی کہ اسمبلی کا وقت ضائع نہ کیا جائے۔
یہ معاملہ چیمبر میں بلا کر طے کیا جائے۔

مسٹر کچکول علی - نہیں آپ خود اس کمیٹی کے رکن ہو جائیے۔ میں بیزار ہوں چیمبر سے میں خواہ
مخداہ کیوں چیمبر میں جاؤں۔

جناب اسپیکر (۲۵) تاریخ کو اپنا ایک نمائندہ ساتھ بھیج دیں، ایک کٹشنر ہو جائیگا
ایک کچکول علی صاحب ہوں گے۔

وزیر زراعت - جناب ایسا نمائندہ ہو کہ پھر وہ بیان پے کہیں کہ کچکول علی صاحب ایسی
بات نہیں تھی جس طرح آپ بولتے ہیں۔ کٹشنر تو چیمبر میں نہیں آسکتے۔

مسٹر کچول علی

چیمبر میں نہیں رہاں پنچگور میں جا سکتا ہے کہ یہ اسکیم ہے کیا ہے
(مدافعت)

جناب اسپیکر پچیس سال تاریخ کو آپ کے ساتھ وہ جو متعلقین ایگزیکٹو کے آفیسر ہونگے۔
کشنر مکوان ڈوئین ہونگے اور ایک مولانا صاحب کا نامزد ہوگا۔ وہ جا کر دیکھیں گے۔
پھر جو کچھ پوزیشن ہونگی۔ وہ آپ کو بتائیں گے۔

مسٹر کچول علی

ہاں سراسر میں اور ایک سوال ہے اس میں سرکیوں ایسا مسئلہ آ رہا ہے۔

جناب اسپیکر چلیں پوچھ لیں۔

مسٹر کچول علی مولانا صاحب آپ جو ہمیں یہ کہتے ہیں۔ کہ اس میں یہ جو کچھ پیسے

Include کئے ہیں۔ آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ ان کی Amount امانت کتنی ہے۔
دس ہزار ہیں۔ پچاس لاکھ ہیں۔ ہاں مجھے اس وقت پنچگور سے واسطہ ہے۔

وزیر زراعت یہاں پر چونکہ ہم نے بلوچستان کی تفصیل دی ہے ہماری سوتج میں
تو بلوچستان ہے اور اس کی سوتج میں صرف پنچگور ہے تو پنچگور کے ہم پھر ہم
بعد میں دے سکیں گے۔

مسٹر کچول علی ز میں اس گناہ کے لئے تیار ہوں میں یہ زہر بھی پی لوں گا لیکن آپ
 یہ مجھے بتائیں کہ پینجٹور کے لئے آپ نے کتنے پیسے مختص کئے ہیں تاکہ یہ یہاں فلور
 میں کلیر کر دیا جائے۔ کل پھر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے آپ کے ڈیپارٹمنٹ والے
 وہاں جا رہے ہیں کشتہ صاحب بھی ہیں۔ ابھی یہاں اسکی وضاحت ہو جائے۔

جناب اسپیکر وہ تفصیلات بھی آپ کو وہی کمیٹی سے پچھیں تا ریکارڈ کو ساری معلوم
 ہو جائیگی۔

مسٹر کچول علی سر یہ بھی نوٹ کر لیں کہ وہاں جو اماؤنٹ میں ایلوکیشن تھی۔
 وہ بھی وہاں ہونگی سر

جناب اسپیکر جب منسو یہ دیکھیں گے تو ظاہر ہے آپ خود سوال Question کر کے
 پوچھیں گے تو اتنی بڑی بات تو نہیں ہے۔

مسٹر کچول علی جی خدا کرے نہ کوئی منسو یہ ہو مہربانی۔

اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے چیمبر مینوں کے پینل کا اعلان

جناب اسپیکر سیکرٹری اسمبلی موجودہ اجلاس کے لئے چیمبر مینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

محمد حسن شاہ سیکرٹری اسمبلی بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۲۲ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین اسمبلی کو اجلاس کے لئے پینل بالترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔ (۱) میر جان محمد خان جمالی (۲) مولوی عصمت اللہ (۳) میر محمد اسلم بزنکو (۴) سردار فتح علی عمرانی

رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی۔ اب رخصت کی درخواستیں۔

میر ارجن داس بگٹی طے دو درخواست کی ہے کہ وہ روایں اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں۔ لہذا ان کے حق میں پورا اجلاس کے لئے رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ میر اسرار اللہ زہری صاحب کو نمٹ سے باہر نہیں لہذا انہوں نے آج کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ ڈاکٹر عبدالملک صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناگزیر وجوہات کے بناؤ پر آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں۔ لہذا آج کے لئے انہوں نے

رضعت کی درخواست کی ہے ۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رضعت منظور کی جائے
(رضعت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی جناب مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے درخواست کی ہے ۔
کہ وہ ذاتی مصروفیت کی وجہ سے آج کی اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ان کے
حق میں ایک یوم کی رضعت منظور فرمائی جائے ۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رضعت منظوری کی جائے
(رضعت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر عبدالحمید بزنجو ذاتی مصروفیت کی وجہ سے اسلام آباد گئے ہوئے ہیں۔
جبکہ بنا پر انہوں نے آج کی رضعت کی درخواست کی ہے ۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے آیا رضعت منظور کی جائے ۔
(رضعت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر محمد عامر صاحب نے درخواست کی ہے کہ چند مصروفیات
کی بنا پر آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے لہذا آج کے لئے رضعت منظور
فرمائی جائے ۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میرزا محمد کھیران صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بارکھان گئے ہوئے ہیں۔ لہذا آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہذا آج کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی جناب سروخان کاکڑ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناگزیر وجوہات کی بنا پر آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہے۔ لہذا آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق

میر ظہور حسین خان کھوسو۔ جناب اسپیکر، آپ کی اجازت سے میں حسب ذیل تحریک استحقاق کا ذکر دیتا ہوں۔ حکومت کے فیصلہ کے مطابق ہر ایم پی اے کو اپنے اپنے علاقہ کے عوام کے لئے ۲۵۰۰ بلڈوزر اور ۱۰۰ ٹریکٹرز اور ساڑھے دو یا تین

بلڈوزر بھی ہر ایم پی اے کو دینا ہوا تاکہ وہ معلقہ میں کام کرا کے لیکن مجھے بڑی مشکل سے ایک بلڈوزر دیا گیا ہے جبکہ باقی بلڈوزر کے لئے میں مسلسل دو ماہ سے اسسٹنٹ انجینئر ایگر پیکچرل نصیر آباد کے پاس جاتا رہا ہوں۔ لیکن اب تک مجھے مزید بلڈوزر مشین فراہم نہیں کئے گئے، حالانکہ ڈائریکٹر جنرل انجینئرنگ ایگر پیکچرل نے مزید بلڈوزر مشین دینے کے واضح احکامات اسسٹنٹ انجینئر ایگر پیکچرل نصیر آباد کو دیئے ہیں۔ اس طرح آئے دن مجھے یہ یقین دہانی کرائی جا رہی ہے کہ دو تین روز میں بلڈوزر مشین فراہم کر دی جائیگی۔ جس کو تقریباً دو ماہ سے زیادہ گزر چکے ہیں۔ لہذا حکام کے اس رویے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اس مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر

تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ میں حسب ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس دیتا ہوں۔ حکومت کے فیصلہ کے مطابق ہر ایم پی اے کو اپنے اپنے علاقہ کے عوام کے لئے ۲۵۰۰ بلڈوزر آوزر دیئے گئے اور ساتھ ہی دو یا تین بلڈوزر بھی ہر ایم پی اے کو دینا ہوا تاکہ وہ معلقہ میں کام کرا کے لیکن مجھے بڑی مشکل سے ایک بلڈوزر دیا گیا ہے، جبکہ باقی بلڈوزر کے لئے میں مسلسل دو ماہ سے اسسٹنٹ انجینئر ایگر پیکچرل نصیر آباد کے پاس جاتا رہا ہوں۔ لیکن اب تک مجھے مزید بلڈوزر مشین فراہم نہیں کئے گئے، حالانکہ ڈائریکٹر جنرل انجینئرنگ ایگر پیکچرل نے مزید بلڈوزر مشین دینے کے واضح احکامات اسسٹنٹ انجینئر ایگر پیکچرل نصیر آباد کو دیئے ہیں۔ اس طرح آئے دن مجھے یہ یقین دہانی کرائی جا رہی ہے کہ دو تین روز میں بلڈوزر مشین فراہم کر دی جائیگی۔ جس کو تقریباً دو ماہ سے زیادہ گزر چکے ہیں۔ لہذا حکام کے اس رویے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اس مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب Kindly آپ یہ فرمائیے کہ آپکا یہ پروپوزیشن کسی استحقاق کی تعریف میں آتا ہے آپ نے جو یہ کسی استحقاق پیش کی ہے اسکے متعلق فرمائیں۔

میر ظہور حسین کھوسہ۔ ہاں سر وہ اس طرح کہ پروویج ^{privilege} میں آتا ہے سر کہ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ تیسرے دن دوسرا بلڈوزر آپ کو ہم دے دیں گے۔ بتایا گیا کہ ہمارے پاس ٹرانسپورٹ نہیں ہے۔ ٹرانسپورٹ کے بننے کے بعد آجائیگا۔ آپ کو ہم دے دیں گے۔ ایک ہفتے کے بعد جب میں گیا تو پھر انہوں نے کہا کہ بلڈوزر خراب ہیں۔ کوئی دو روز کے بعد بلڈوزر بن جائے گا۔ تو اس کے بعد ہم دے دیں گے۔ جناب! جہاں تک نہیں دیا تھا۔ تو صاف بتا دیتے کہ ہمارے پاس بلڈوزر نہیں ہے ہم نہیں دے سکتے۔ چونکہ وہ بار بار مجھے بلاتے وہاں پر ڈیڑھ گھنٹہ میں ہر تیسرے روز میں انکے پاس جاتا ہوں اس کے بعد کوئی بیان بنا کر مجھے واپس کر دیتے اس طرح تو میرا استحقاق مجروح ہوا ہے کہ میں نے وقت بھی باقی کاموں سے یا تقاریب یا اتنا عطا وہ ضائع ہوا اس طرح میرا استحقاق مجروح ہوا ہے برابر دو ڈھائی گھنٹے دوسرے تیسرے چوتھے دن جاتا رہا ہوں اور اس کے علاوہ ... ۳۵ گھنٹے یہ جو ہیں۔ پی۔ اینڈ۔ ڈی سے ملے ہیں۔ ۲ ہزار آؤرز میں ایم پی اے فنڈ سے رکھے ہیں۔ اگر ایک بلڈوزر میرے خیال میں پانچ سال تک ممکن نہیں کہہ سکیں گے تو پھر ایک سال کے بعد lapse ہو جائیں گے۔ پیر یا کورن تو چونکہ سارے ایم پی اے صاحبان کو دو دو تین تین بلڈوزر دیئے گئے ہیں کام کرانے کے لئے تو مجھے بھی ان کے حساب سے دو یا تین دیئے جائیں۔ ایک بلڈوزر مجھے ایک ماہ سے انہوں نے دیا ہے وہ پوری طرح سے کام نہیں کر رہا ہے کبھی تیل نہیں

ہے کبھی مشین خراب ہو جاتی ہے۔ اسکو بنی بناتے ہیں۔ اگر میں ان کو شکایت کرتا ہوں تو مجھے بلاتے ہیں۔ اس کے باوجود بہانہ کر کے مجھے واپس کر دیتے ہیں۔ تو اس حساب سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

مولوی امیر زمان (وزیر زراعت)

جناب اسپیکر جی! میں بلڈوزروں کا مسئلہ ہے اس بارے میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بھی سارے خطاب ہیں۔ اس میں نقصانات ہوتے، بہنے بیان کئے، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ایم پی اے وائزر یہ بلڈوزر تقسیم نہیں کئے ہیں۔ بلڈوزروں کی جو تقسیم ہے یہ ضلع وائزر تقسیم ہے مثال کے طور پر کوٹہ میں چھ ہیں۔ یا فلاں جگہ میں سات ہیں۔ فلاں جگہ میں آٹھ ہیں فلاں جگہ میں دس ہیں۔ فلاں جگہ میں بارہ ہیں۔ وہاں گھنٹے د مداخلت

مسٹر سعید احمد ماشی (وزیر قانون)

جناب اسپیکر، میرا خیال ہے کہ معزز رکن صرف ایران کے نوٹس میں لانا چاہتے تھے کہ آج تک کہ یہ ایوان کے نوٹس میں آ گیا ہے ویسے کسی قانون کے تحت یہ معزز رکن کا پریویج موشن نہیں بنتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر زراعت کی وضاحت کے بعد معزز رکن اپنی تہہ یک پر زور نہیں دیں گے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ

میری عرض یہ ہے کہ میرا یہ استحقاق بننا ہے اس لئے کہ وہ مجھے بار بار کیوں بلاتا رہا کہ آپ کو دینگے مجھے ایک ہا دفعہ جواب دے دیتے کہ بلڈوزر ہمارے پاس دستیاب نہیں ہے۔ دوبارہ متواتر تیسرے چوتھے روز میں اس کے پاس جاتا رہا ہوں اس کے بعد کوئی بہانہ بنا کر مجھے واپس کر دیتے تھے، اور رکن علاوہ منسٹر صاحب نے جیسا جواب دیا ہے۔ کہ ایک ہی بلڈوزر ایم پی اے کو دیا ہے۔

یہ سینئر اور ایم این اے کے ذریعے کام ہوتا ہے۔ نصیر آباد میں ٹھیکیداروں کے پاس بلڈوزر ہیں وہ کام کرتے ہیں۔ جو گورنمنٹ کنٹریکٹرز ہیں۔ سڑکوں پر ان سے کام کروا دیا گیا ہے۔ دوسرے کام کرتے ہیں۔ کس صاحب سے انکو دیا جا رہا ہے۔ یہ نیچے منظر صاحب بتائیں۔

جناب اسپیکر۔ جہاں تک تحریک استحقاق کا تعلق ہے تو یہ معزز رکن کا استحقاق نہیں بنتا ہے البتہ متعلقہ منظر صاحب کے پاس اس سلسلہ میں (مداخلت)

میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسپیکر میں یہاں پوائنٹ آف آرڈر سپریم ایچکے اجازت سے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ میر ہمایوں مری صاحب۔ (مداخلت)

میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسپیکر آپ میں بھی تھوڑا اچھوڑیں۔

جناب اسپیکر۔ آپ مجھے بیان مکمل کرنے دیں۔ (مداخلت)

میر ہمایوں خان مری۔ جناب والا! آپ بات نہ کریں، اچھی کجی عادت ہے، ویسے میری کجی عادت ہے۔ سیدھا بات ہے جناب استحقاق کس کو کہتے ہیں؟

what is privileg اپنے کیا۔

جناب اسپیکر۔ ہمایوں مری صاحب آپ اپنے طریق کار پر چلیں، میں اپنے طریق کار پر چلوں گا۔

میر ہمایوں خان مری، استحقاق کیا ہوتا ہے؟

جناب اسپیکر، میر ہمایوں مری صاحب یہ مقابلہ نہیں ہے یہ ہاؤس ہے آپ اگر بولیں گے بھی تو غیر مستند بات بولیں گے۔ آپ بولیں گے بھی تو غیر قانونی بولیں گے۔

میر ہمایوں خان مری، سنٹر فار لائیو پارلیمنٹری ایفیرز کسے ہیں۔ یہ پریویج مشن نہیں بنتا ہے شریک استحقاق۔

جناب اسپیکر، میر ہمایوں مری صاحب آپ ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں اور فنڈز اور فنڈنگ کا خیال رکھیں، معزز رکن مسلسل بولتے ہیں۔

میر ہمایوں خان مری، آپ اسپارشل impartial نہیں ہیں۔ میں نے کئی بار کہا ہے اور بار بار کہوں گا۔

جناب اسپیکر، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے میر ظہور حسین خان کھوسو صاحب کی (مدافعت)

میر ہمایوں خان مری، آپ یہ دیکھتے ہیں کہ منٹریاں ہوتی ہیں۔ منٹریاں کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر، میر ہمایوں خان مری صاحب۔ سنئے۔ اس سلسلے میں انکی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے آپ یعنی متعلقہ وزیر سے میں کوئی گارنٹی نہیں کھوسو کی ضرورت

کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

وزیر زراعت ، سر طریقہ کار کے متعلق تو میں نے پہلے سے بتا دیا ہے کس نے اعتراض کیا ہے۔ اس پر؟

تحریک التوا منیرا

جناب اسپیکر ، تحریک التوا منیرا ایک کا لٹریچر کچھ کچھ علی کی طرف سے دیا گیا ہے۔ کچھ علی صاحب اپنی تحریک التوا ایوان میں پیش کریں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ ، جناب اسپیکر ، میری ایک اور تحریک استمحاق ہے۔

جناب اسپیکر ، میر نے آپ کی تحریک نمٹا دی ہے قاعدہ کے تحت چونکہ ایک دن میں ایک ہی تحریک استمحاق پیش کی جاسکتی ہے۔ اس لئے وہ کل کے لئے ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ ، آپ جو کرنا چاہیں

جناب اسپیکر ، نہیں یہ حسب قاعدہ ہے۔

میر طاہرین خان مری ، آپ بولیں بہر حال میں اختلاف کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر ، آپ جو بھی طریقہ کار اختیار کریں ہم قاعدہ کے مطابق چلیں گے۔
قاعدے سے کسی کو نہیں ہٹا سکتے چاہے جو بھی ہو۔

میر ہمایوں خان مری ، جناب آپ ہمارے بزرگ ہیں۔ ہمارے محترم ہیں۔ آپ
ہمارے respectful اسپیکر ہیں۔ جب آپ ہمارے قاعدہ پر نہیں ہیں۔ یہ ہمارا
شرمن بنتا ہے کہ آپ کے سامنے بولیں گے کہ جی آپ قاعدہ پر نہیں جا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر ، جی قاعدہ یہ آپ کے سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں (مدافعت)

میر ہمایوں خان مری ، فوراً آپ کے ہاتھ میں ہے ہم کیا کہیں؟

جناب اسپیکر ، یہ قاعدے آپ کے سامنے پڑے ہیں۔ آپ بھی اس کے حوالے
سے بات کریں۔

وزیر قانون ، جناب اسپیکر اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ایک وضاحت کر دوں
جو نہ صرف میرے معزز دوست میر ہمایوں مری صاحب کے کام آئیگی بلکہ اس سے دیگر
سامعیتوں کی رہنمائی ہوگی۔ ڈیکورم کی بات یہاں بار بار ہوتی رہا ہے۔ میں انکو یہ یاد
دلانا چاہتا ہوں کہ صرف بلوچستان اسمبلی کے رولز ہیں یہ موجود ہے بلکہ پارلیمانی تاریخ
کا کوئی بھی کتاب اٹھا کر دیکھیں اس میں موجود ہے اور یہ روایت ہر جگہ ہے کہ جب بھی
اسپیکر گفتگو کر رہا ہوتا ہے۔ اسکو انٹریپٹ interrupt نہیں کیا جاتا یعنی ٹو کا نہیں جاتا آپ
کے توسط سے میری درخواست ہوگی کہ معزز اراکین اسکو خاطر میں رکھیں تاکہ ہم کم از کم

اسپیکر کے عہدے کا لحاظ کر سکیں۔

میر جمالیوں خان مری۔ جناب اسپیکر۔ جہاں تک آپ کے عہدے کا تعلق ہے اسکا مجھے احساس ہے مجھے اسکی respect ہے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے یہ ہم نے صحیح معنوں میں سٹیم بیان ادا کرنا نہیں ہے۔ جہاں تک رولز آف بزنس اور قواعد کی بات ہے وہ اپنی جگہ پر ہے۔ درست ہے لیکن ہر جگہ پر جو اسپیکر ہوتے ہیں۔ وہاں اسپیکر کو impartial ہونا چاہیے۔ برٹش پارلیمنٹ اور لوک سبھا کو لیں وہاں پر اسپیکر کو impartial ہونا چاہیے۔ اگر اسپیکر impartial نہیں ہے تو پھر ہم کیا کریں؟ ہم مجبور ہیں۔ ہم مجبوری سے یہ بات کہہ رہے ہیں۔ خوشی سے نہیں کہہ رہے ہیں۔ وہ ہمارے محترم ہیں اسکے لئے ہمارے دل میں respect ہے۔

with all my regards and effecttinate feelings,

I have respect for speaker,

but we are obliged,

میر جمالیوں خان مندوخیل جناب اسپیکر صاحب۔ میرے خیال میں اسپیکر کی فیر جانبداری اور impartiality پر کسی کو بھی شک نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ میں تو یہ کہہ رہا ہے کہ آپکی زیادہ نرمی کی وجہ سے انہوں نے سوال کرنا ہوتا ہے یا کوئی ضمنی کرنا ہوتا ہے، اس کے بدلے میں آپکی نرمی سے وہ تقریر کر جاتے ہیں۔ اسپیکر تو شاید (مداخلت)

میر جمالیوں خان مری جناب میں نے respect کی بات سب کے لئے کی ہے۔

میر جمالیوں خان مندوخیل آپ لوگوں کی respect کا جو حال ہے وہ ہم دیکھ رہے ہیں (مداخلت)

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر صاحب، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر ایک سابقہ اسپیکر آج وہ سابقہ ہیں۔ کل آپ بھی سابقہ اسپیکر ہو سکتے، وہاں ایک میورڈ کرٹ Bureaucrate اسکو بار بار بلا کر کٹ commit کرتے ہوئے اسکا کام نہیں کرتا ہے۔ اس سے پریویلیج مجروح نہیں ہوتا تو کیا ہوتا ہے؟ آج اس پر آیا کل آپ پر آئیگا۔ ہم کہتے ہیں یہ چیز سنہیں ہونی چاہیے ہم تو جناب پارٹیشنو۔۔۔ منس میں جارہے یہ چیز ہمارے ساتھ اور ہمارے محترم ساتھیوں اور ممبروں کے ساتھ نہیں ہونی چاہیے وہ چاہے منسٹر ہو چاہے سابقہ منسٹر ہوں آج آپ یہاں بیٹھے ہیں۔ کل آپ بھی سابقہ ہوں گے۔ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ آپکے ساتھ بھی یہ نہ ہوں یہ کیوں ہوتا ہے؟

مسٹر جعفر خان مندوخیل جناب اسپیکر بالکل صحیح ہے۔ میرا پوائنٹ بھی یہی ہے کہ صحیح موقع پر بولا جائے۔ لیکن مداخلت کرنا یا اسکو یہ کہنا کہ جب آپ بولتے ہیں۔ تو میری بھی ایک عادت ہے میں بھی بولنگا۔ میرے خیال میں اس طرح تو پارلیمانی تاریخ محض عادتوں تک رہ جائیگا روایات خراب ہو جائیں گے۔

میر ہمایوں خان مری آج آپ یہاں پر اسپیکر نہیں۔ کن خدانخواستہ آپ کس کے پاس جائیں گے۔ بیس دفعہ آپ جائیں گے۔ اور بیس دفعہ وہ آپکی بات نہ مانے گا۔ سابقہ تو رہتے ہیں۔ یہ سب کے لئے ہونا چاہیے۔ ہم سب کے لئے بات کر رہے ہیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل آپ کی بات بالکل بجا ہے لیکن ڈیکورم کے اندر رہتے ہوئے اس چیز کو مد نظر رکھا جائے کیونکہ جاری بلوچستان کی روایات بھی یہی ہیں۔ یہ ہے کہ اگر

ایک بولتا ہے تو اسکو بولنے دیا جاتا ہے اگر کوئی بڑا بولتا ہے تو اس دوران دوسرے نہیں بولتے اگر چھوٹا بولتا ہے تو بڑا بھی اسیں مداخلت نہیں کرتا یہ بلوچستان کی روایات ہیں۔ ان روایات کے حساب سے اور اسمبلی کی روایات اور پارلیمانی آداب کے تحت بھی یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اسپیکر صاحب کے باتوں میں مداخلت نہ کریں۔ اور اسکا درجہ اور وقار بحال رکھیں۔

جناب اسپیکر۔ اب مرٹھ کپنل علی صاحب اپنا تحریر اتوار ایران میں پیش کر دیں۔

مرٹھ کپنل علی ایڈووکیٹ جناب اسپیکر آپچی اجازت سے میں یہ تحریر پیش کرتا ہوں کہ سال ۱۹۷۱ میں بے روزگاری اور بھوک ہڑتال میں بے روزگاری کے خلاف کیا ہے۔ جو بڑا حال تصفیہ طلب ہے۔ اور وزیر اعلیٰ صاحب بلوچستان بھی اس سلسلہ میں بے روزگاری اور ایسوسی ایشن سے ملاقات کرنے کو کہا ہے۔ کیونکہ بے روزگاری اپنی ابتدا کو پہنچ چکی ہے جسکی وجہ سے روزانہ ہڑتال اور احتجاج ہوتے رہے ہیں۔ روزگاریاں اہم مسئلے کو مد نظر رکھتے ہوئے اور حالیہ بھوک ہڑتال اور احتجاج کو پیش نظر رکھ کر اسمبلی کی دیگر کارروائی کو ملتوی کر کے اس احساس اور پوری نوعیت کی حامل مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ تحریر اتوار جو پیش کی گئی ہے کہ حل ہی میں بے روزگاری اور بھوک ہڑتال اور بھوک ہڑتال میں بے روزگاری کے خلاف کیا ہے جو بڑا حال تصفیہ طلب ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب بلوچستان بھی اس سلسلہ میں بے روزگاری اور ایسوسی ایشن سے ملاقات کرنے کو کہا ہے کیونکہ بے روزگاری اپنی ابتدا کو پہنچ

چکی ہے۔ جس کی وجہ سے روزانہ ہڑتال اور احتجاج ہوتے رہے ہیں۔ روزگار جیسا اہم مسئلہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اور حالیہ بھوک ہڑتال اور احتجاج کو پیش نظر رکھ کر اسمبلی کی دیگر کارروائی ملتوی کر کے اس صاس اور پوری نوعیت کی حامل مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر - میر ہمایوں مری صاحب نے بھی اس نوعیت کی تحریک التواء کا نوٹس دیا ہے۔ میر ہمایوں صاحب بھی اپنی تحریک التواء ایمان میں پیش کر دیں تاکہ دونوں کو نمٹایا جاسکے۔

میں میر ہمایوں خان مری رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان اس تحریک التواء کا نوٹس دیتے ہوئے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں کہ گذشتہ دنوں بے روزگار گریجویٹس نے اپنے روزگار کے نہ ملنے سے مایوس ہو کر وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے ایک پُر امن مظاہرہ کیا جس پر کونٹری پولیس نے بلاوجہ مظاہرین پر لاکھڑی چارج کرتے ہوئے انکو گرفتار کیا روزگار حصول اور اسکا مطالبہ ہر شہری کا حق ہے اور بالخصوص تعلیم یافتہ گریجویٹس زیادہ مستحق ہیں ان کو روزگار فراہم کی جائے مگر صوبائی حکومت نے نوجوانوں کو روزگار فراہم نہ کیا کیلئے پابند سلاسل کر دیا جو ایک بے رحمانہ اقدام ہے۔ جس کی وجہ سے صوبے کے نوجوانوں میں بکا طور پر پریشانی بڑے پینی پائی جاتی ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے سوال مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک التواء جو پیش کی گئی ہے کہ۔
میں میر ہمایوں خان مری رکن صوبائی اسمبلی بلوچستان اس تحریک التواء کا نوٹس دیتے ہوئے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانا چاہتا ہوں کہ گذشتہ

دنوں بے روزگار گریجویٹس نے اپنے روزگار کے نہ ملنے سے مایوس ہو کر وزیر اعلیٰ بادس کے سامنے ایک پر امن مظاہرہ کیا جس پر گورنر پولیس نے بلاوجہ مظاہرین پر لاکھی چارج کرتے ہوئے ان کو گرفتار کیا روزگار کا حصول اور اس کا سلا بہر شہری کا حق ہے اور بالخصوص تعلیم یافتہ گریجویٹس زیادہ مستحق ہیں۔ ان کو روزگار فراہم کی جائے۔ مگر صوبائی حکومت نے نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کی بجائے پابند سلاسل کر دیا جو ایک بے رحمانہ اقدام ہے جس کی وجہ سے صوبے کے نوجوانوں میں بجا طور پر پریشانی و بے چینی پائی جاتی ہے۔

لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے عوامی مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ پہلے اس تحریک التوا کی ایڈمیز بلٹ کے متعلق کچھول علی بتائیں کہ یہ کیسے تحریک التوا بنتی ہے۔

مسٹر کچھول علی۔ جناب والا جہاں تک ہمارے روز پر اسپیکر کا تعلق ہے اس میں لکھا ہے انگریزی میں پڑھ لیا ہوں۔

70- A motion for an adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance may be made with the consent of the Speaker.

جناب والا! میرے خیال میں یہ ضروری بھی ہے اہم بھی ہے اور حالیہ وقوع پذیر معاملہ بھی ہے اس میں صرف ایک چیز باقی رہ جاتی ہے جس کا آپ کے ساتھ تعلق ہے وہ آپ کی رضامندی Consent کنسنٹ ہے میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ بوجہ پستان میں ہمارے جتنے

بے روزگار ہیں۔ خواہ وہ تعلیم یافتہ ہوں یا بغیر تعلیم یافتہ ہوں ان اس صوبے سے تعلق ہے۔ اور ہمارے اس ایوان میں جتنی بھی پارٹیاں موجود ہیں۔ وہ این پی ہے۔ جمعیت ہے۔ یا جے ڈبلیو پی ہے یا آئی جے آئی ہے۔ میرے خیال میں ہر ایک پارٹی نے بے روزگاری کے ساتھ روزگار دلاتے کا وعدہ کیا ہے۔ اور ان سب کی پارٹی کے منشور میں صراحتاً ذکر ہے کہ بے روزگار کو روزگار فراہم کریں گے۔ اور نان پارٹیوں میں کچھ لوگ ایوان کے اس طرف موجود ہے۔ اور کچھ اس طرف موجود ہیں۔ لہذا ہم دونوں کی ذمہ داری ہے کہ ہمارے جتنے بے روزگار ہیں۔ انکو روزگار فراہم کریں۔ یہ سب کی پارٹی کا منشور ہے کہ ہم اپنے علاقے کے بے روزگاروں کو روزگار فراہم کریں گے۔ اب روزگار فراہم کرنا تو کجا ہم ان کو ڈنڈے مار رہے ہیں۔ ان سے اچھا سلوک نہیں کر رہے ہیں۔ بغیر کچھ جواز کے انکو کچھ جیل بھیج دیا ہے۔ اور جب ان بے روزگار لوگوں نے دیکھا کہ ان کے ساتھ شدید بے انصافیاں ہو رہی ہیں تو انہوں نے مجھ کو ہسپتال کئی ہے۔ اور ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا گیا ہے۔ اور اگر ہم انکو روزگار فراہم نہیں کرتے ہیں۔ تو یہ ہمارا اخلاقی فرض بنتا ہے اور بحیثیت بلوچستان اسمبلی کے رکن کے یہ فرض بنتا ہے کہ ہم ان کے ساتھ ایسے سلوک نہ کریں کیونکہ انہوں نے ہی ہم کو یہاں تک لایا ہے یہ میری روزگار ہمارے ورکر ہیں بھائی ہیں۔ یہ بے روزگار ہمارے عزیز ہیں۔ اس سلسلے میں یہ کتنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے جو سال رواں میں بجٹ پیش کیا ہے اس میں بھی آسامیاں پیدا کی گئی تھیں اور معلوم نہیں ہے کہ انکو پُر کیوں نہیں کیا گیا ہے معلوم نہیں کہ کس وجہ سے حکومت نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کو دیکھنا چاہیے۔ اس میں جتنے بے روزگار لوگ ہیں جو کہ تعلیم یافتہ ہوں یا بغیر تعلیم یافتہ ہوں۔ حکومت نے اس سلسلے میں بہت سی آسامیاں پیدا کی تھیں اور بہت سی

آسامیوں میں فیڈرل گورنمنٹ میں ہمارے بلوچستان کے سولے پر موجود ہیں۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ خواہ پی آئی اے ہو یا فوج ہو نیوی ہو اس میں حصہ دلائے۔ اور اس سلسلے میں میں نے وزیر اعلیٰ صاحب اور چیف سیکرٹری بلوچستان سے بھی گزارش کی تھی کہ یہاں جو ملٹری ہے۔ میٹیا ہے یا مکران سکاؤٹ ہے۔ یا دوسرے وفاقی ادارے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ اس میں یہاں کے لوگوں کو بھرتی کر لیں۔ اور اس سلسلے میں کسی حد تک حکومت بلوچستان نے کام لگایا ہے وہ کوشش کر رہے ہیں۔ لہذا وہ کوشش کریں کہ ہمارے جتنے بے روزگار نوجوان ہیں۔ وہ فوج میں سپاہی بھرتی بھی ہو سکتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ مکران میں پی آئی اے ہے اس میں سارے جو ملازم ہیں۔ وہ لوکل نہیں ہیں۔ ہم حکومت بلوچستان سے یہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ان اداروں سے کہے کہ وہ مقامی افراد کو بھرتی کرے اور جو وفاقی ادارہ جات ہیں۔ وہ یہاں کے مقامی افراد کو ترجیح دیں اور ان کو بھرتی کر لیں۔ اس طرح سے بیروزگاری ختم ہو جائیگی۔ اور جتنے بھی ہمارے بیروزگار گریجویٹ ہیں۔ یا پورٹ گریجویٹ ہیں۔ ان کی ملاحیت کسی سے بھی کم نہیں ہے انکو روزگار دیا جائے۔

مسٹر سعید گلہاٹی (وزیر قانون) جناب والا! کیا آپ نے اس تشریح التواء کو منظور کر لیا ہے جو بحث ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر، ان کی بات درست ہے آپ صرف ایڈمنسٹریٹو پر بات کر سکتے ہیں۔
تقریر نہیں کر سکتے۔ ہیں۔

مسٹر کچھول علی، جناب والا جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا، کیا آپ روز کی متعلقہ

دفعہ کو پڑھیں یہ واقعہ قوری عالیہ وقوع پذیر ہے۔ اور اب اس میں صرف صوابدید کی ضرورت ہے آپ میرے خیال میں اپنی صوابدید کو بلوچستان کے لوگوں کی خاطر استعمال کریں گے، اس پر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ اور جسے ہمارے دفاتی ادارے ہیں۔ اور ان میں جو بلوچستان کے لوگ باصلاحیت ہیں۔ ان کو ان میں بھرتی کر لیں میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ ہماری جتنی دفاتی حکومت میں آسامیاں نہیں، حکومت ان کے پیچھے پڑے اور بیروزگاروں کو روزگار دلائے یہ حکومت کوشش کرے یہ انکی ذمہ داری ہے ورنہ آج بلوچستان میں حالت اس حد تک پہنچ چکی ہے میں بکثرت ایڈووکیٹ یہ کہہ سکتا ہوں کہ بلوچستان میں سوائے چوری، ڈاکہ کے قتل کے سوا اور کوئی روزگار نہیں ہے۔ یہ بیروزگار راہزنی کریں گے۔ چوری کرینگے قتل اور ڈاکہ کریں گے اور کیا کریں گے؟ لہذا اس مقدس ایوان کے ممبران کا فرض ہے کہ ان لوگوں کو روزگار فراہم کریں، اور اب تک ہم بلوچستان اسمبلی کے نمائندوں نے ان کے لئے کیا کیا ہے۔ ان بیروزگار لوگوں کی تعداد اتنا زیادہ نہیں ہے، انشاء اللہ ان اداروں میں انکو روزگار مل جائیگا۔ اور بلوچستان اسمبلی نے جو بجٹ پاس کیا تھا اس میں خالی آسامیوں کا بھی ذکر تھا، بغیر چون چرا کے بھرتی کریں۔ میں نے پہلے بھی ایسی بات کی ہے تو کہا گیا ہے کہ آپ ایوان کا احترام نہیں کرتے ہیں۔ میں احترام کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ آپ ان آسامیوں کو پُر کریں چاہے وزیر صاحبان خود بھرتی کریں، لیکن کسی کو تلفی نہ ہوا اگر کوئی اے این بی کا وزیر ہے اور وہ پنجگورے اے این پی کے لوگوں کو بھرتی کرے۔ توثیق کر لیں، جویت علماء اسلام کو یہ چاہیے کہ وہ بھرتی کر لیں، ہر علاقے میں ہر پارٹی کے لوگ ہی بھرتی تو کیا صرف ہم کہتے ہیں آپ لوگوں کو بھرتی ہو کریں۔ صرف یہ نہ ہوں کہ فرض کیا تیس آسامیاں ہیں۔ وہ اپنے علاقے میں ہی لے جائے۔ قریہ ناراضانی ہے میں حکومت سے گزارش کروں گا کہ وہ اس بھرتی کے لئے ایک فارمولا اور معیار وضع کر لے تاکہ سارے علاقوں میں منصفانہ طور پر آسامیاں دی

جائیں اور وفاقی حکومت سے بھی ہمیں لڑنا چاہئے کروہ ہمیں زیادہ سے زیادہ آسائیاں دے
 آپ سب کو پتر ہے صدر اسحاق صاحب نے محترمہ بے نظیر صاحبہ کی اسمبلی کو اس لئے توڑا تھا کہ
 محترمہ بے نظیر صاحبہ صوبوں کے لوگوں کو برابر کے حصہ کی ملازمتیں نہیں دے رہی ہے اور اب
 اس سلسلے میں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس کر لیں۔ کہ ہمارے
 صوبے کے لوگوں کو روزگار نہیں دیا جا رہا ہے۔ تو اس سے مفید نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔
 میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ محترمہ کی اتوار ٹودی پوائنٹ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حکومت
 کی ذمہ داری ہے کہ صوبے میں جتنے تعلیم یافتہ اور بے تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ ان کو روزگار
 فراہم کرنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ میر ہایوں خان مری

میر ہایوں خان مری جناب والا اس سلسلے میں میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کے متعلق
 تو ہمارے ساتھی کچول علی صاحب نے اچھی خاصی بحث کر چکے ہیں اور آج جس محترمہ کی التوا پر
 بحث کر رہے ہیں۔ وہ بیروزگاروں کیلئے ہے اس سلسلے میں یہ کہوں گا کہ یہ وہی نوجوان ہیں۔ بیروزگار ہیں۔
 جو آئینہ حکومت کا چل کر بگ ڈور سمجھائیں گے۔ اور ہم یہاں پر آج ہیں۔ اور کل ہی نوجوان
 ہی آگے آئیں گے۔ اور اگر ہم ان کے لئے کوئی اچھا خاصا نشان چھوڑیں گے۔ تو ان کے لئے
 مشعل راہ ہوگی اور اگر ان کے لئے کچھ نہیں کریں گے تو مجھے افسوس کہنا پڑتا ہے کہ یہ
 نوجوان جو غریب گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو انکے غریب والدین نے کس مصیبت سے
 پڑھایا ہے اور وہ امید رکھتے ہیں کہ انکو اچھا روزگار فراہم ہوگا وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان
 کو اچھا روزگار فراہم ہو جائے اس کے انکو مارا پیٹا جاتا ہے انہیں ملازمتیں میسر ہو نیکی انہیں مارا
 پیٹا جاتا ہے۔ شہکار یاں لگا کر انہیں جیلوں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ اخلاقی مجرم تو نہیں

ہیں۔ آپ اپنے ان پلائے کو (morally) شروع سے جو اسٹارٹ لیتا ہے کھلتا ہے، آپ یہاں سے اسے پریس (Press) کرتے ہیں۔ آگے جا کر اسکا خود اعتمادی ٹیٹر shiter ہو گا۔ یا سنہیں ہو گا عام طور پر بھرتیمان میں یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ جب بھی پریس کیا گیا ہے وہ پریس ہوئیگی بجانے اپنے حقوق کے حوالے سے آگے ہی جاتا ہے۔ جناب اسپیکر، بیروزگار لوگوں میں حق بجانب تھے کہ وہ وزیر اعلیٰ ہاؤس گئے وہاں پر اپنے حق کا مطالبہ کیا انہوں نے یہ دیکھا کہ بھرتیمان کے لئے جو وفاقی حکومت سے گرانٹ آتے ہیں۔ پیسے کے لحاظ سے شائد نان ڈویلپمنٹ سیکٹر میں ہمیں زکری دی جائے، انہیں جاب دی جائے۔ لیکن عام طور پر یہ بھرتیمان کی بات ہے شنید میں آیا ہے میں یہ نہیں کہہ سکتا ہوں کہ کہاں تک یہ حقیقت ہے اور کہاں تک حقیقت نہیں ہے ہمارے سٹم میں ہمارے سوکھی میں جتنے ہم ڈیکورٹریک پوسیس کہتے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں ہر جگہ میں یہ ڈیکورٹریک پوسیس ہیں۔ جس میں صدیاں لگی ہیں۔ جناب صدیاں لگی ہیں۔ جناب لیکن یہاں ڈیکورٹریک پوسیس کو یہ دوسرا یا تیسرا دفعہ ہے۔ بھرتیمان سے ہمارے محترم آتا ہے۔ وہ پہلے دیکھتا ہے کہ رشتہ دار یا عزیز کو اگر پہلے اٹیٹھاک ہیئر پر لگا دیا جاتا ہے۔ یا پیک سرورس کیشن کا (Purview) سے نکالا جائے۔ وہ انکی طرف مائل ہوتی ہیں۔ اس سے نوجوانوں کو مالی سہی ہوتی ہے یہ ایک طریقہ کار ہے، جو چلا کر رہا ہے۔ جو ایک منفی چیز ہے۔ ہم یہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ کے اور ہمارے ساتھ بھائی جو وہاں پر بیٹھے ہوئے نوجوان ہیں۔ جناب یہ نہیں ہے کہ ہم یہاں پر (Criticise) برائے (Criticise) کر رہے ہیں۔ یہاں پر جو عملی طور پر جوان آتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ لیسٹیں ہمیں دکھاتے اور کہتے ہیں۔ کہ جی ہم جب وہاں پر جاتے ہیں۔ کیا کریں پہلے تو لوگوں نے وعوے بہت کئے تھے ہم اسی حوالے سے جاتے ہیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں۔ کہ پہلے ہم اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو اٹیٹھاک کریں گے وہ فرسٹریٹ frustrate ہو گئے ہیں۔ ڈیپریسڈ (defressed) ہوئے ہیں۔ کورٹ میں مقدمے کئے جاتے ہیں۔ اور پوچھنے

جی بلوچستان سرسبز ہو گیا ہے۔ فلاں اسکیمیں یہ ہوئے ہیں۔ وہ ہوئے ہیں۔ خدا کے لئے
کچھ کریں یہ کیا ہو رہا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور - جناب اسپیکر جہاں تک اس بیروزگاری کے مسئلے کا

تعلق ہے، یہ موجودہ حکومت شروع ہی سے اسکو اپنی ترجیحات میں شامل رکھ رہے اور یہ
کوشش رہی ہے کہ ایسے پروجیکٹس لائے جائیں جس سے ان بچوں کو ملازمتیں مل جائیں لیکن ہماری
پسختی کرچکے سال ہیں کچھ بلکہ موجودہ مالی سال میں کچھ پیسے سے آئے ہیں جہاں جن پیسوں سے ہم کوچہ کو کچھ
پروجیکٹس شروع کئے جائیں کچھ ملازمتیں اور دی جائیں لیکن اس کے لئے اور وقت درکار ہو گا، آج
میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک بلوچستان کا تعلق ہے۔ اس وقت سب سے بڑا آجر بلوچستان میں
حکومت بلوچستان ہے۔ اور حکومت بلوچستان کے ملازمین کی تعداد میرے خیال میں ایک
لاکھ پچاس ہزار تک پہنچ چکی ہو گی۔ کیونکہ پچھلے برس ۱۹۹۰ء میں ملازمین کی تعداد ایک لاکھ
۳۷ ہزار تھی، اس طرح ہمارے غیر ترقیاتی بجٹ پر بے شمار بوجھ پڑ رہا ہے، اور حکمہ فنانس
اس بارے میں یہی کہتا ہے کہ حکومت بلوچستان کو اپنے غیر ترقیاتی بجٹ پر خرچ ہو سکے، جناب اسپیکر
میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ موجودہ حکومت بلوچستان ان کی پہلی حکومتوں کی طرح ان مسائل کو
وفاقی حکومت سے اٹھایا ہے۔ اور یہ کوشش ہے کہ اس بار اس مسئلے کو سی سی آئی میں لایا جائے
وہاں اپنے نوجوانوں کے لئے اپنا حق مانگا جائے۔ جیسا کہ جناب اسپیکر معزز رکن جاتے
ہیں کہ پہلے بھی جب یہ باتیں حکومت بلوچستان مرکز سے کہتا چلا آ رہا ہے اب مرکز نے ہمارا
حق تسلیم کر لیا ہے۔ اور کوٹے کے مطابق نہ صرف وفاقی وزارتوں میں بلکہ دیگر اڈیٹاؤنس
اور سی سی اڈیٹاؤنس باڈیز میں ہمارا حصہ دینے کا انہوں نے وعدہ کیا ہے، میں امید کرتا
ہوں کہ اس بار جب سی سی آئی میں ہمارے نمائندے جائیں گے۔ تو وہ کیونکہ انہیں کچھ
پکے ہیں کہ اس مسئلے کو حکومت بلوچستان اٹھانا چاہتی ہے، اس وقت یہ معاملہ طے ہو گیا اور

میں امید کرتا ہوں کہ اسکے بعد وفاقی حکومت وعدے کے مطابق ہمارے بچوں کو روزگار دیا جائے گا۔ اسپیکر جہاں تک موجودہ واقعہ کا تعلق ہے۔ یہی بھی انوس ہے اور گہرا رنج ہے اور جیسا کہ انہوں نے اپنے تحریک التوا میں لکھا ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے ان بچوں کو ملاقات کا وقت دیدیا تھا اور میں بھی اس وقت وزیر اعلیٰ ہاؤس میں موجود تھا وزیر اعلیٰ صاحب ان سے ملاقات کے لئے اٹھ کر گئے، لیکن میر صاحب کو اپنا وقت بھی یاد ہو گا میں بھی یاد ہے شاید انہیں خیال نہیں گزرا کہ دفعہ ۱۴۲ ہے۔ اور اس وقت کچھ ہنگامہ ہوا اور دفعہ ۱۴۲ کا خلاف وزری کرتے پر پولیس انہیں گرفتار کر کے لے گئے۔ بچے ذرا جڈ پاتیں تھے، تو انہیں ایک دو دن بڑا غصہ آیا لیکن آپ کے توسط سے میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ کل انہیں ضمانتوں پر رہا کر دیا گیا تھا، ہماری ہمدردی انکے ساتھ ہے۔ اور ہماری یہ کوشش ہو گی کہ انکو اٹھ جھٹ کیا جائے۔ آج پھر وزیر اعلیٰ صاحب نے انکو دو بجے کا وقت دیدیا ہے۔ یہاں پر پھر میں بتاتا چلوں کہ جہاں تک ڈاکٹرز اور انجینئرز کا تعلق ہے اس سال شروع میں کافی بچوں کو اس حکومت نے اٹھ جھٹ کیا ہے۔ لیکن انہیں کسی پوسٹ کے انٹینسٹ اٹھ جھٹ نہیں کیا گیا ہے چونکہ کوئی قحط آسانی نہیں تھی صرف انہیں تنخواہیں دی جا رہی ہے۔ اب ہمیں ان بچوں کے لئے کچھ نیا پورٹ

Create

کرنی ہوگی تاکہ وہ کام کریں اور کھربھیٹے تنخواہیں نہ لیں لیکن میں آپ کے توسط سے معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں اگر وہ یہ چاہتے ہیں۔ تو قرارداد کی شکل میں اس مسئلے کو سامنے لے آئیں۔ تاکہ سارا ایوان اس پر بحث کرے اور اگر اچھی تجاویز سامنے آئیں۔ اور اگلے بجٹ میں اس پر عمل ہو سکے تو میری ان سے گزارش ہوگی کہ اگر اس معاملے کو غیر سرکارہ کارروائی کے دن قرارداد کا صورت میں سامنے لے آئیں تو اس پر سارا ایوان بحث کرے گا۔

ٹریڈری بینچر کو اس پر اعتراض نہیں ہوگا۔

میر جان محمد جمالی (وزیر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی)

جناب اسپیکر میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ کہاں تک پیش رفت ہوئی ہے۔ انجنیئرنگ کا ذکر پارلیمانی امور نے کیا اور خدا کے فضل و کرم سے ڈاکٹروں کی اکثریت روزگار سے رہی۔ ہمیں اندازاً جوسٹ علی ہے تقریباً (۱۰۰) گریجویٹس اور پورٹ گریجویٹس طالب علم۔ یونیورسٹی آف کالجوں کا فارغ التحصیل ہوئے ہیں۔ اور جہاں تک فوج یاد پڑتا ہے سالانہ بجٹ ۹۱-۹۲ میں تقریباً چار ہزار (۲۰۰۰) آسامیاں رکھی گئی تھیں مگر ٹیڈ ایک سے لے کر گریڈ ۱۰ تک۔ ہم مانتے ہیں یہ سلسلہ ہے اور اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ سارے بجائیوں کو ساتھ لے کر چلنا ہے اور وفاقی حکومت سے اپنا حق لینا ہے۔ میں آپ کے توسط سے قائد ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ اسمبلی کی کمیٹی بنائی جائے جو ٹریڈری بینچز کی پارٹیاں اور اپڈیشن، آزادی پنچر پر مشتمل ہوں۔ ہم اکٹھے اسلام آباد جا کر اپنا کیس فیٹ case fight کریں اور وفاقی حکومت سے اپنا کوٹہ ۵.۳ کے حساب سے لیں۔ باقی جو یہاں کی صورت حال ہے وہ میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔

جناب اسپیکر۔ اب اس میں جو صورتحال ہے جو اس کے لوازمات ہیں۔ وہ ممکن ہو گئے۔ اس میں مزید بحث نہیں ہو سکتی تو اس سلسلے میں متفقہ طور پر ایک قرارداد لائی جائے۔ جناب میر جمالیوں خان مری اور مسٹر کچول علی صاحب آپ لوگوں کا کیا رائے ہے۔

میر جمالیوں جان مری جناب اسپیکر! محترم منسٹر قانون اینڈ پارلیمانی امور نے فرمایا اسکی بات درست ہے ہم کہتے ہیں کہ ان پر عمل کیا جائے۔ ہمیں یاد ہے کہ اس وقت ہاشمی صاحب ہمارے ساتھ تھے۔ ہم اکٹھے اسلام آباد گئے تھے اور وفاقی حکومت سے ایگریمنٹ agreement

ہوتی کہ صوبے کا ملازمتوں کا کوٹہ جو مرکز کے ذمے ہیں۔ وہ صوبے کو دیا جائے گا۔
 ہم نے ان سے یہ منوایا جس طرح کہ ہم نے سوئی گیس کی رائٹنگ ان سے منوایا، اس کے بعد موجودہ
 گورنمنٹ وجود میں آئی اور وہ اسکو صحیح معنوں میں ٹیکل tackle نہیں کر سکتا۔ عام طور پر
 یہ تاثر ہے کہ یہ گورنمنٹ غیر ضروری کاموں میں اس قدر مصروف ہے کہ ان مسئلوں کی
 جانب توجہ نہیں دیتی۔ اچھی بات سے مجھے سو فیصد اتفاق ہے کہ آپ صحیح فرما رہے
 ہیں۔ لیکن یہاں سے اس کیس کو معنوں میں ٹیکل tackle نہیں کیا جا رہا ہے اور
 دوسرے حوالے سے ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان کہتے ہیں کہ جو تھوڑی پرسٹیں ہوتی ہیں۔
 خدا جانے کہاں تک صحیح ہے۔ اور وہ اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کرتے ہیں۔

نواب محمد سلیم خان ریشانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر - میر جان محمد جمالی صاحب نے جو تجویز

پیش کی ہے۔ کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ جو اسلام آباد جا کر مرکزی حکومت سے
 بات چیت کرے۔ ملازمتوں کے کوٹہ پر میں اس تجویز میں یہ شامل کرنا چاہتا
 کہ کمیٹی میر ہیلوں فان مری کی سربراہی میں تشکیل دی جائے۔ وہ کمیٹی کا چیئر مین ہو۔

میر ہیلوں فان مری جناب اسپیکر میں آپ کے توسط سے منسٹر فنانس کا بڑا مشکور ہوں
 ضروری نہیں کہ میں کیس کو ٹیکل tackle کر دوں ہماری جگہ پر اگر آپ اسکو ٹیکل کریں یہ ماشا اللہ
 آپ یٹک ہیں۔ پہاڑی آدمی ہیں۔ میں آپکی عزت کرتا ہوں آپ اس چیز کو صحیح معنوں
 میں ٹیکل کر سکتے ہیں۔ عام طور پر یہ کہتے ہیں کہ جو گنگو پہاڑے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ بڑے مضبوط
 ہوتے ہیں۔ انکی آواز میں گونج ہوتی ہے۔ آپ ہر بانی کر کے وہاں جا کر ان پر ایمپلیمنٹ کروائیں
 کیونکہ تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوان کافی مایوس ہیں۔ بجائے انکو جیلوں میں دھکیں دینا اور انبار

بیان دنیا کہ ڈوکیمنٹ ہو رہا ہے۔ یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے۔ کچھ نہیں ان چیزوں پر
ملدرا آد کر رہی۔ میں تھوڑی۔

نواب محمد اسلم خان رسیانی - جناب اسپیکر میر ہمایوں خان مری صاحب
اگر انکار کر رہا ہے۔ کہ وہ کوہستانی نہیں ہے اور وہ میدان ہے تو آئندہ انکو میں میر ہمایوں
میدان کے نام سے پکاروں گا۔

جناب اسپیکر - جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے کچھوں علی صاحب آپ کچھ فرمائیں گے؟
مسٹر کچھول علی - جناب اسپیکر میں کہنا چاہتا ہوں کہ اسے ایڈمٹ کریں چونکہ ایک
مذمت سارے ایوان نے اسے تسلیم کر لیا ہے۔

جناب اسپیکر - کچھوں علی صاحب اسکو ایڈمٹ کرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔
صرف بحث ہوگی۔ اگر اس مسئلے میں کوئی قرارداد لائی جائے۔ تاکہ اس کا کوئی فائدہ بھی ہو۔

سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون و پارلیمانی امور) - جناب اسپیکر! اگر آپ کچھول
صاحب کو اجازت بھی دیدیں۔ تو فوری طور پر اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکے گا۔ جو کچھ
کہنا تھا وہ اچھے ماحول میں کہہ دیا۔

جناب اسپیکر - کچھول علی صاحب اس طرح کیا جائے کہ اسی تھسریڈ کو کسی قرارداد کی
شکل میں لایا جائے۔

میر عالیوں خان مری، جناب اسپیکر، آپ اسکو ایڈمٹ کر دیں قرار داد بعد میں آسکتی ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون) جناب اسپیکر ہم نے پوزیشن واضح کر دی اگر آپ دیکھتے ہیں کہ ایڈمٹ کر لیا کوئی قاعدہ ہے، بے شک اسے ایڈمٹ کر دیں، قاعدے کے تحت،

جناب اسپیکر، پوزیشن اس طرح ہے کہ اسے ایڈمٹ کرنے کے بعد اسکا کوئی خاتمہ خواہ نتیجہ بھی نکلے، اگر اسکو ایڈمٹ کر لیا جائے۔ تو اس پر نہ زیادہ سے زیادہ بحث ہو سکے اور بحث کے بعد یہ کوزر چپٹیر ^{closed chapter} ہوگا۔ بحث تو اس پر کافی ہوگئی، اب اسے کٹریں سے متعلق ایئر ریزولیشن لائی جائے اور اسے متفقہ طور پر منظور کر لیں تو اسکا فائدہ بھی ہوگا۔

وزیر قانون، جناب اسپیکر اگر اجازت ہو تو میں یہ رول نمبر ۵ پٹھالوں معزز رکن نے شامل نہ پڑھا ہو۔

the Motion shall not deal with a matter. On which a resolution could note be moved.

جناب اسپیکر، میں بھی یہی سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی قرار داد لائی جائے تو اس صورت میں بہتر ہوگا۔

تحریک التوا نمبر ۲

جناب اسپیکر، میزٹوبہ حسین خان کھوسہ صاحب نے تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے وہ اپنی

مکتبہ التوار ایوان میں پیش کریں۔

مینٹر ظہور حسین خان کھوسو

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے۔
ذبح ذیل فوری اہمیت کے حامل مسئلے پر مکتبہ التوار کانٹنس دیتا ہوں۔
یہ کہ نصیر آباد ڈوئیشن میں آئے دن قتل چوری ڈاکوٹ کھسوٹ اور بد نظمی کیوجہ
سے عوام سخت پریشان ہیں اور ضلعی انتظامیہ بے بس ہے۔ آج تک کسی مجرم کی گرفتاری
عمل میں نہیں لائی گئی اور نہ ہی مسروقہ مال برآمد ہوا ہے جس کی واضح مثال گذشتہ
ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب نہ معلوم کچھ مسلح افراد نے چوری کی نیت سے عبدالرزاق
نامی شخص کے گھر میں داخل ہو کر بھینس چراگ لے گئے اور مالک کی لٹکارنے پر اس
کو قتل کر دیا گیا ہے۔ (تراشہ اخبار جنگ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۹۲ء منسلک ہے) لہذا
نصیر آباد ڈوئیشن میں بڑھتی ہوئی بد نظمی اور امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر کثرت
کمرنے کے لئے اسمبلی کی کارروائی درج کر رکھ کر رکھ کر کی جائے۔

جناب اسپیکر

مکتبہ التوار جو پیش کی گئی ہے کہ
میں ذبح ذیل فوری اہمیت کے حامل مسئلے پر مکتبہ التوار کانٹنس دیتا ہوں۔
یہ کہ نصیر آباد ڈوئیشن میں آئے دن قتل چوری ڈاکوٹ کھسوٹ اور بد نظمی کیوجہ
سے عوام سخت پریشان ہیں اور ضلعی انتظامیہ بے بس ہے۔ آج تک کسی مجرم کی گرفتاری
عمل میں نہیں لائی گئی اور نہ ہی مسروقہ مال برآمد ہوا ہے جس کی واضح مثال گذشتہ
ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب نہ معلوم مسلح افراد نے چوری کی نیت سے عبدالرزاق نامی
شخص کے گھر میں داخل ہو کر بھینس چراگ لے گئے اور مالک کی لٹکارنے پر اس کو
قتل کر دیا گیا ہے۔ (تراشہ اخبار جنگ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۹۲ء منسلک ہے)۔

لہذا نصیر آباد ڈویژن میں بڑھتی ہوئی بد نظمی اور امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورت حال پر بجٹ کرنے کے لیے اسمبلی کی کارروائی روک کر بجٹ کھینچا جائے۔

میر ظہور حسین خان کھوسو / جناب اسپیکر میں نے جنگ کا تراشہ بھی اپنی تحریک کے ساتھ منک کیا ہے جس میں یہی موقع فراہم کرنا تھا۔ اسمبلی کی فلور میں بات کرنا کیا روہاں تو روز اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں اور قبل ہوتے ہی لوگوں کو ٹرکس ٹریکس پھینے جاتے ہیں۔ ہر دوسرے تیسرے روز لوگ بچا رہے تھانے میں کیس دائر کرنے نہیں جاتے کیونکہ پولیس انہیں جھاڑتی ہے میں اپنے سکاڈوں کی ایک مثال دیتا ہوں۔ ایک ماہ ہوا ایک آدمی وہاں سے اغوا ہوا لوگ پولیس تھانے گئے تو انہوں نے رپورٹ درج نہیں کی، اس کے بعد اسکے عزیزوں نے چار ہزار روپے بھر کر اسے چھڑا لیا، جناب اسپیکر جس دن سے آئی جے آئی کی حکومت وجود میں آئی، تو وہاں یہ روز مرہ کا مامور بن گیا ہے۔

میر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) / جناب اسپیکر! معزز رکن کی خدمت میں عرض کروں کہ آئی جے آئی کی حکومت نہیں بلکہ مخلوط حکومت ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسو / جناب اس وقت مخلوط حکومت میں سب سے بڑا آئی جے آئی ہے جناب اسپیکر میں عرض کر رہا تھا کہ وہاں پولیس بے بس ہو چکی ہے۔ پولیس کا کوئی گشت نہیں اور انتظامیہ کی کوئی گرفت نہیں ہے۔ (ایس پی SP) وہاں چار سالے سے، تھانوں سے منتقلی monthly کی جاتی ہے۔ کس تھانے سے پچاس ہزار اور کس تھانے سے ایک لاکھ متفرق ہے۔ منتقلی دیکر من پسند ایس ایچ او SHO رکھا جاتا ہے وہاں یہ حال ہے۔ میرے پاس تھوڑا مواد ہے اغوا ہونے والے بچوں اور عورتوں کا بچوں اور عورتوں کو

اغوا کیا جاتا ہے اور وہاں پر غیر الدین گاؤں میں ایک عورت بس سے اتر رہی تھی اور
 ڈاکوؤں نے اسے اغوا کر لیا اور پانچ ہزار روپے لیکر اسے واپس کر دیا۔ اسی طرح ایک
 اور واقعہ ہوا اور پھر وہاں سے لوگ قرآن شریف لے کر گئے ان ڈاکوؤں سے اس طرح
 پھر وہ واپس ہوا اس کے علاوہ پولیس لوگوں کو ناجائز بند کر کے ان سے پیسے لیتے ہیں تاکہ
 وہ آگے والوں کو خوش کر سکیں، اور جو ایس ایچ او کو ماہانہ نہ دے اسکو ٹرانسفر کیا جاتا ہے
 اس کے علاوہ وہاں پر موٹر کاروں کی چوریاں کراچی اور کوئٹہ سے ہوتی ہیں وہ وہاں نصیر آباد
 لائی جاتی ہیں۔ ہر بار وہیں گاڑی چوری کی ہوتی ہے یہاں تک کہ پولیس آفیسر بھی اس میں بیٹھے ہیں۔
 اور پھر وہاں جعفر آباد کا نمبر لگا کر اسکو پنجاب میں بچا جاتا ہے یہاں تک کہ نصیر آباد ڈوٹیرن کا
 پتہ یعنی کشتربھی اس میں ملوث ہے تو وہ گاڑیاں پچاس ہزار ساٹھ ہزار میں لے کر اسکو نمبر لگانے
 کے بعد چار لاکھ روپے میں بیچتا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر بہت سے چھوٹے چھوٹے ذریعہ اعلیٰ
 بنے ہوئے ہیں۔ جو ذریعہ اعلیٰ صاحب کے اپنے عزیز اور رشتہ دار ہیں وہ آفیسروں سے جا کر من
 مانی کرتے ہیں۔ ان کو بیک میل کرتے ہیں۔ ان سے پیسے مانگتے ہیں۔ پچاس ہزار چالیس ہزار
 اکیسین ہو چاہے کھسیدار ہو چاہے کوئی اس طرح کام کرتے ہوں وہاں ٹھیکیدار ہوں ان سے
 پیسے لیتے ہیں۔ تو ایک واضح مثال میرے سامنے ہے۔ ایک کھسیدار صاحب کے چھوٹے
 ذریعہ اعلیٰ کے انہوں نے کہا کہ مجھے پچاس ہزار روپے چاہیے۔ اس نے کہا کہ کہاں سے میں
 دوں تو انہوں نے کہا کہ آپ دیتے ہیں یا نہیں دیتے اس وقت اس نے ایک چیک بھیجا کہ خزانے سے
 اسکو پچاس ہزار روپے دیا جائے۔ اس نے خزانے سے چھوٹے ذریعہ اعلیٰ صاحب کو دیے تو
 اس کے بعد انہوں نے چندہ کر کے ان پیسوں کو دوبارہ خزانے میں جمع کر دیا یہ ذریعہ اعلیٰ کے عزیز
 بھی ہیں۔ اور کبھی بھی جو بیک میلنگ کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ایکویشن ڈیپارٹمنٹ ہے۔ میں نے
 جعفر خان صاحب کو بھی بتایا تھا ہر چھوٹے ذریعہ اعلیٰ کو وہاں اپنی مرضی سے اپنا منہٹ کرتا ہے۔ کوئی
 میرٹ کوئی انٹرویو نہیں ہے تو ایک چھوٹے ذریعہ اعلیٰ ایک دعوت پے گئے تو انہوں نے

کہا کہ آپ کے خسر چے کے لئے پوسٹ میں دیتا ہوں وہ پوسٹ سترہ ہزار میں بیچا گیا تو اس پوسٹ کو اس آدمی نے رکھ لیا اس نے کہا کہ بھئی ایک بڑی لگایا تو پھر میں اسکو آگے بچوں گا۔ پھر وہ پوسٹ بچیس ہزار میں بک گیا۔ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں اسکا ثبوت ہے۔ وہاں پے ساری پوسٹیں ان چھوٹے وزیر اعلیٰ کے پاس تھیں۔ ان کا لسٹ بنا ہوا ہے ایک سے بارہ چودہ تک وہ معتبرین کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ نڈاں معتبر کو ایک پوسٹ دیا جائے۔ اور یہاں تک کہ دو معتبرین کو مشترکہ ایک پوسٹ دیا گیا وہاں پے تو یہ ہے میں آپ کے علم میں بھی لایا تھا کہ وہاں پر کسی آئیر کا عزت محفوظ نہیں ہے۔ وہ اس وجہ سے کہ وہاں کے معتبرین جو آتے ہیں۔ وہ انکو بے عزت کرتے ہیں۔ تو وہ مجبوراً وہ پوسٹ ان کے حوالے کرتا ہے۔ انکا بھی مقصود نہیں ہے کسی کو پھر انکو بھی خیال رکھنا چاہیے۔ کہ ہم یہاں سے نکل جائیں گے پر واہ نہیں لیکن وہ پتہ نہیں کیوں اس لالچے پے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور انچا بے عزتی برداشت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر / ظہور حسین صاحب یہ ساری باتیں تکریم کا حصہ نہیں ہے۔ جتنی باتیں آپ نے کہی

میر ظہور حسین خان کھوسو / میں نے اس حوالے سے لایا ہے کہ وہاں پر امن امان

نہیں ہے۔ اور بدانتظامیہ ہے۔ اور میں نے حوالہ دیا ہے کہ پرسوں کے اخبار کا اور وہاں پر رشوت سندھ کے حساب سے ہو گیا ہے اور سندھ کی جتنی بد امنی ہے وہ جیکب آباد میں نہیں ہوگی۔ جبکہ لقیہ آباد میں ہے۔ تو اس لئے میں عرض کر دوں گا کہ اس تکریم التوا کو منظور کیا جائے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) / میں سب سے پہلے اپنے محلے کے متعلق بولوں گا

کہ معزز رکن نے میرے ٹھکے کے متعلق کچھ باتیں کہیں کہ وہاں پر میرٹھ کے پوزیشن خراب ہو رہی ہے، یا پیسے لیکر لوگوں کو بھرتی کیا جا رہا ہے لازمًا جب معزز رکن کہہ رہا ہے ہمارے ایوان اور وہ اسمبلی کا رکن ہے، تو اس بات میں وزن ہوگا۔ اور ہم اس وزن کو مانتے ہیں۔ وہ نشانہ ہی کہہ دیں، انشاء اللہ ان کے خلاف پوری کارروائی ہوگی۔ چاہے اس میں کوئی بھلائی ہو اور دوسرا جو کمشنر صاحب کا انہوں نے کہا ہے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے اس بارے میں اس کے توسط سے یہ اپیل کرونگا کہ اس بات کی پوری انکوائری کرائی جائے۔ اگر ڈیپارٹمنٹ کا یہ کارڈوں کی چوری میں ملوث ہو جو کہ بلوچستان میں اس کے ماسوائے کبھی ہے انکے خلاف تو ہر لیول پر کارروائی ہونی چاہیے۔ میری گاڑی چوری ہوئی تھی سردار کاٹھ جو ابھی موجود نہیں ہے میرے ساتھ گئے تھے عرفان اللہ مروت کے پاس ہم گئے انہوں نے کہا کہ یہ کراچی میں جو گاڑیاں چوری ہوتی ہیں، تو بے فیصد بلوچستان سے جاتی ہیں۔ اور یہاں کے ڈی آئی جی اور ایس پی چوری شدہ گاڑیوں میں پھرتے ہیں۔ رپورٹڈ گاڑیوں میں اسی نمبر پلیٹ کو لگا کر تو اس چیز پر ہم بھی قرارداد کی حمایت کریں گے کہ اس طرح کا جو کام ہے وہ ہماری بھی باعث بدنامی ہے۔ دو یا چار چور اس میں چوٹ رہے ہیں۔ اور میرے ڈیپارٹمنٹ کے متعلق جو ہوئیگا پہلے بھی جو معزز رکن نے شکایت کی ہے اس کا کوشش کیا کہ ازالہ ہو جائے اور کسی حد تک کیا بھی ہے۔ اور جو دوسرے سرکاری آفسران ہمارے دوسرے ڈیپارٹمنٹس کے وہاں بھیجائیں۔ اس کے خلاف باقاعدہ تحقیقات ہو، اور ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔

میر ظہور حسین خان کھوسو میں نے عرض کیا تھا کہ ان کو پریشاں نہ کرنا ہے اور وہ اپنے طور پر نہیں بیچے ابتہ ڈیرہ مراد کا ڈی او صاحب بیچتا ہے۔ لیکن میں غلط بات نہیں کرونگا۔ لیکن ڈیرہ اللہ یار اور جعفر آباد کا بنات خود نہیں بیچتا ہے لیکن مقبرے اپنے سیاست کے طور پر دیتے ہیں۔ پھر اگلا مقبرہ جا کر انکو بیچتا ہے تو میں نے اس طرح

وضاحت کی ہے۔ میں پھر آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ جی سعید ہاشمی صاحب۔

مسٹر سعید محمد ہاشمی (وزیر قنون) محترم اسپیکر نے بڑی مفصل ڈیٹیل دی تفصیل

اپنے معزز رکن نے نصیر آباد کے معاملات میں تحریک ان کی طرف ایک (Specific)
 معاملے سے متعلق نہیں تھی، تو میں سمجھتا ہوں کہ جنرل موشن (General Motion) بقاعدہ طور پر تو نہیں
 بناتا تھا، لیکن آپ نے پورا موقع دیا انہوں نے ہماری معلومات میں بھی اضافہ کیا تو میں
 سمجھتا ہوں، حکومت بھی یہی چاہتی تھی۔ کہ کس روز اسی سیشن میں Law and order پر بحث ہوگی۔
 جب Law and order پر بحث ہوگی تو ان میں نشانہ ہا جو انہوں نے فرمائی ہے میں سمجھتا ہوں
 کہ حکومت اس دن ان کا جواب دینے کی قابل ہوگی۔ اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھی کہا جائیگا کہ اس
 معاملے کی تحقیقات کریں اور انہوں نے بہت لمبی چوڑی فہرست دی ہے۔ بدعنوانیوں کی اسکی بھی
 انشا اللہ حکومت ان پر غور کرے گی، اور ان پر معلومات ہاؤس کو فراہم کرنے کی کوشش کریں گی۔

میر تاج محمد خان جمالی (قائد ایوان) محترم اسپیکر۔ صاحب آپ کی اجازت سے ظہور حسن

کو نہ نے بہت اہم نقطوں کی بات کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کے اوپر تحقیقات ہونی چاہیے۔ اور یہ
 کہنا کہ چھوٹے وزیر اعلیٰ ماسٹر اللہ کوئی بات نہیں ہے، لیکن انکی باتوں کی تحقیقات ہونی چاہیے۔ کیونکہ
 ڈویژنل کمشنر کے بارے میں کہہ رہا ہے۔ دوسرا ایس پی کے بارے میں کہہ رہا ہے۔ تیسرا
 یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ سیٹیں بک رہی ہیں، وہاں تو اس کے بارے میں میں سمجھتا ہوں ظاہر ہونی
 اور علی گڑھ ڈیویژن وغیرہ جائیں اور وہاں تحقیقات کر کے آجائیں۔ تو یہ ہاؤس کا بھی ڈیکورم

کا خیال ہے۔ اور ان تمٹوں کا ہمیں اچھا ازار ملے گا، اور پوزیشن کو بھیج فائدہ ہوگا۔ جو بات
 پچھاپے وہ بھی پتہ تک جائیگی، اس کے علاوہ میں یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ انتظامیہ جو ہے ہمارے
 ڈویژن کی خاص کر ہمارے ضلع کی سندھ میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے بچاؤ کی خاطر
 یہاں کی میں سمجھتا ہوں پولیس کی کارکردگی بہت اچھی ہے۔ ظاہر ہے کہ اکاؤنٹ کا یہ ملک ہمارے
 ہوتے ہیں۔ فرشتوں کے ساتھ تو نہیں بیٹھے ہو سکتے ہیں لیکن جہاں تک ہمارے ڈویژن یا
 یاڈ سٹرکٹ میں وہ سارے معلومات کر کے آجائیں گے۔ اور اس کے بعد ہاؤس کو
 آکر بتائیں۔ کہ حقیقت میں یہ کچھ ہوا میں اور ظہور خان ہم لوگ کو سٹرکٹ میں ہوں گے۔ یہ حضرات
 جائیں ایک دن تکلیف کریں۔ اور جا کے معلومات صحیح لے آئیں۔ لوگوں سے بھی ملیں۔
 یہ ایک بڑی اچھی تجویز ہے امید ہے کہ قابل قبول ہوگی۔

جناب اسپیکر جی علانہ صاحب آپ کچھ۔

مولوی امیر زمان (وزیر زراعت) جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے کہ جہاں
 تک گھوسہ صاحب نے بات کی یہ بات ایک حقیقت پر مبنی بات ہے۔ جہاں تک انتظامیہ کی
 کمزوری ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ اگر آپ دیکھیں ایک نصیر آباد نہیں بلکہ کوئٹہ اور پشین
 نصیر آباد اور باقی جگہوں پر اگر آپ دیکھیں یقیناً وہاں ان علاقوں سے لبنان بن چکا ہے۔
 اسلئے بر ملا جن لوگوں کے خلاف وارنٹ گرفتاری ہے۔ وہ اسروہ کے گھرانہ جا کر چائے
 کھانا روٹی وہاں اسکو ملتا ہے۔ اور جن لوگوں کے خلاف وارنٹ گرفتاری ہیں۔ وہ جناح روڈ
 پر پھرتے ہیں۔ اور یہاں کے بڑے بڑے روڈوں پر وہ پھرتے ہیں۔ ان کے ساتھ باقاعدہ
 کلاشنکوف ہیں۔ اس وقت جب ان کے خلاف وارنٹ گرفتاری نہیں تھی۔ ان کے ساتھ کلاشنکوف
 تھے۔ اب جب انتظامیہ نے ان کے خلاف وارنٹ گرفتاری نکالا تو ان کے ساتھ اب اس وقت

موجود ہیں۔ تو سزا کرے کل ان کے ساتھ شکوہ ہوگا۔ لہذا یہ یقیناً انتظامیہ کی کمزوری ہے آپ دیکھ لیں۔ وہاں کوئی غلطی نہیں ہے۔ اور جو بھی زیادتی کرنے والا ہے۔ اور جو غریب کے ساتھ زیادتی کرنے والا ہے۔ ان لوگوں کو کھلم کھلا چھیڑ دی گئی ہے۔ اور انتظامیہ اس پر گرفت نہیں کرتا ہے۔ اور ہمیشہ آپ نے شاید دیکھا ہو یا کسی ساتھی نے دیکھا ہو یاں پر جتنی کارڈیاں چھدی ہوئی ہیں۔ وہ ساوی انتظامیہ نے چوری کی ہیں۔ ان پر باقاعدہ بورڈ نہیں۔ اور یہاں انتظامیہ کے آفیسر شہر میں ان گاڑیوں میں پھرتے ہیں۔ مگر اس کی کوئی تلاش نہیں ہے۔ لہذا ہم اس ہاؤس کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ گزارش کرتے ہیں۔ کہ انتظامیہ کو بلا کر کے باقاعدہ طور پر نا اہل انیسروں کو معطل کریں۔ اور جو نا اہل آفیسر ہیں۔ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ اگر یہی حالت رہی تو پھر ہمارے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ بلکہ سارے بلوچستان کے لئے نقصان دہ ہیں۔ حزب اختلاف کے آدمی ہوں یا حزب اقتدار کے آدمی ہوں سب کے لئے نقصان دہ بات ہے۔ تو میں گزارش کرتا ہوں اس کو قابو کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ فوری طور پر کارروائی کی جائے ورنہ یہ حالات اگر اس سے زیادہ ہو گئے تو پھر یقیناً یہاں کسی کی خیر نہیں ہوگی۔

جناب اسپیکر ایک دوسری مختصر ایک التواء ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ
 جناب اسپیکر صاحب جہاں تک اس کا سوال ہے ٹھیک ہے لیکن مولانا صاحب کہیں غیر ضروری طور پر کسی کو تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اور جب یہ کہے کہ بلوچستان میں کسی کی عزت محفوظ نہیں ہے تو ظاہر ہے لوگ اپنے آپ کے لئے اپنے سر اپنے مال کے تحفظ کے لئے کچھ اٹھانا پڑتا ہے اور جہاں تک کے جناب روڈ کا سوال ہے میرے خیال میں مولانا صاحب ڈارکیٹ ہی کچھ ہمارے پارٹی کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ (مداخلت)

وزیر اعلیٰ جناب روڈ میں نے بطور مثال کہا تھا، اگر ڈاکٹر اپنے لئے سمجھتے ہیں۔
ان کی اپنی مرضی ہے۔ بطور مثال میں نے کہا تھا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ جی ہاں لیکن مثالیں بہت سی موجود ہیں۔ ہمیں قلمہ جناح روڈ پر بھی اس
طرح ہے۔ ریسیٹی روڈ پر بھی اسی طرح ہے۔ دوسرے روڈوں پر بھی اسی طرح ہوگا (مداخلت)
آپ کو صرف جناح روڈ ہی نظر آتا ہے۔ بہر حال جو کچھ بھی ہے آپ کو ایک ہی جگہ نظر آتا ہے۔ تو اسی طرح
کئی چیزوں بالکل واضح ہیں۔ آج سے کوئی پندرہ دن پہلے ایک گاڑی کراچی سے کوئٹہ آتی ہوئی
چوری ہو گئی، خضدار میں ایک چیمبرین کی گاڑی میں یہ واردات ہوئی اور وہ گاڑی ابھی ہے وہ لوگ
ڈی سی خضدار کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ وہ چور وہ لوگ اور ان کی پارٹی ڈی سی خضدار کے ساتھ چلے
پتے رہتے ہیں۔ آج تک نہ انکو گرفتار کیا گیا ہے۔ نہ انکی کوئی تفتیش کی گئی ہے۔ یہ بات
البتہ ٹھیک ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے سر بچانے کے لئے دو سال بچانے کے لئے کیونکہ گورنمنٹ اس قابل
نہیں کہ وہ ہمیں بچائے۔ ہم کچھ کرتے ہیں۔ تو مولانا صاحب کو کوئی اور کچھ نظر نہیں
آتا ہے۔ صرف جناح روڈ ہی نظر آتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب اسکو طے کرنے دیں۔

وزیر قانون جناب اسپیکر میرے خیال میں اس جوش اور جذبے سے لگتا ہے
سب ہی اراکین جو Law and order پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں اسی سیشن
میں کسی دن Law and order پر بحث رکھ دیں۔ اس دن دل کھول کر سب حضرات اس پر سفارشات
دے سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ ہا یوں صاحب آپکی ایک دوسری تکرید ہے وہ کبھی

تقریباً Law and order سیکوریشن situation سے متعلق ہے۔ تو اگر ہم اس طرح کریں کہ پندرہ تاریخ کو (Land order) پر جنرل ڈسکشن (General Discussion) اور اس میں آپکی یہ تکرید بھی آجائے گی۔ تو جنرل بحث ہو جائیگی۔ تو پندرہ تاریخ کے لئے ہم فیکس (Fix) کرتے ہیں۔ (Land order) پر جنرل ڈسکشن (General Discussion) جس میں یہ تکریدیں بھی آجائیں گی۔

میر عالیوں خان مری۔ اسپیکر جی مجھے پتہ نہیں کہ منسٹر فار ہوم کب آئیں گے؟

جناب اسپیکر۔ متعلقہ وزیر۔ مسودہ قانون نمبر کی بابت اپنی تکرید پیش کریں۔

میر جان محمد جمالی وزیر سروسز اینڈ ہنولے ایڈمنسٹریٹو ڈیپارٹمنٹس۔

جناب اسپیکر۔ میں تکرید پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل تین بلوں کو فی الفور دوبارہ زیر

غور لیا جائے۔

۱۔ بلوچستان آرکین اسمبلی کے (مشاہرت و مواعبات) کاترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء

(مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۱ء)

۲۔ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے مشاہرت و مواعبات اور استحقاقات کاترمیمی

مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء مسودہ قانون نمبر ۴ مصدرہ ۱۹۹۱ء

۳۔ بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے مشاہرت و مواعبات اور استحقاقات کاترمیمی مسودہ

قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء مصدرہ ۱۹۹۱ء مسودہ قانون نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۹۱ء

وزیر قانون، جناب اسپیکر - معزز ساتھ آگے ایک ایک کر کے مسودہ قانون پیش کریں۔ تاکہ انکو ایک ایک کر کے پاس کیا جاسکے۔

وزیر سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ

میں اپنے ساتھ سے کہوں گا۔ کہ اس کے متعلق آپ کے چیمبر میں ہم نے ان تینوں بلوں کے متعلق یہ طریقہ نکالا کہ ان تینوں بلوں کو ایک ساتھ پیش کریں۔

جناب اسپیکر، لیکن رائے الگ الگ لیں گے۔

میر ہمایوں خان مری، جناب والا! ہر ایک کی الگ الگ رائے لیں۔ اسپیکر وڈیچ اسپیکر وزیر اور ممبرز کے الگ الگ لیں گے۔ کیونکہ ہر ایک کے فرائض مختلف ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی، جناب اسپیکر۔ پچھلے سیشن کے دوران یہ بلز اس معزز

ایوان میں پاس کر کے گورنر صاحب کی خدمت میں بھیجے تھے۔ آرٹیکل ۱۱۶ کے تحت انکو آئینی اختیار ہے۔ انہوں نے یہ دو بارہ ہمیں ریفر کیا ہے۔ میں معزز اراکین کو بتاتا چلوں کہ اس ایوان کی اسٹیڈنٹ کمیٹی نے ان بلز کو پاس کیا تھا، اور اس ایوان نے وزیر اعلیٰ و وزیر اسپیکر وڈیچ اسپیکر کا بل بھی جوائنٹ سلیمنٹ اور الائنڈ سنز وغیرہ کے بارے میں بھی پاس کیا تھا، اسوقت جیسے انگلش میں کہتے ہیں۔

some eye brows were raised یہ raises کیوں ہوئیں کین شکر ہے اللہ

کا جب یکم مارچ کو وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ کے اراکین کی بھی تنخواہیں بڑھادیں وہ منہگانی وہ ٹیلیفون کال جو کسی زمانے میں پچاس پیسے میں تھی۔ بڑھ کر اب دو گنی ہو گئی ہے۔

اس طرح گورنمنٹ کا کلر آج پہنچا ہے اور ساٹھ روپے میں جا رہا ہے وہی پٹرول گھین کا قیمتیں دیکھیں ہیں۔ اخراجات ہمالوں کے جو ہمارے ایم پی اے صاحبان کے پاس آتے ہیں۔ ان کے حلقوں سے سیشن کے دوران اور سٹیج بھی سب کچھ کو سامنے رکھ کر حالت تو یہ ہے کہ راج یا مستری کی اجرت بھی زیادہ ہے۔ ہمارے معزز اراکین سے شروع میں بھی وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا تھا کہ میں تو اس ایوان کے معزز اراکین کو سیکرٹری سے زیادہ مراعات دینا چاہتا ہوں کہ وہ اگر ڈرافٹ پروویڈنٹ کول کے لحاظ سے سیکرٹری سے سینئر ہیں۔ انکی عزت اور وقار کا تقاضا ہے کہ اس نسبت سے انکو مراعات دی جائیں، انکو الاؤنسز دیئے جائیں استحقاق دیئے جائیں۔ اور میں اس میں حق بجانب ہوں گا کہ یہ بل جو پیش ہوا، اور پاس بھی اس ایوان میں ہوا اب دوبارہ یہ ایک آئینی ضرورت ہے۔ جسے پوری کرنے کے لئے یہاں دوبارہ بھجوا رہے ہیں۔ اسکے بعد جو فیصلہ ایوان کرے گا، پھر کوئی رکاوٹ نہیں بن سکے گی۔

جناب اسپیکر میں بھی مقور سی وضاحت کر دوں تاکہ اسکو آگے چلائیے۔ کیونکہ یہ بل ہاؤس نے پاس کیا تھا، میں خود بھی گورنر صاحب کے پاس گیا۔ اس سلسلے میں ان سے گزارش کی کہ چونکہ یہ ہاؤس کا پاس کردہ بل ہے اور کسی بھی منی بل money Bill کو واپس واپس رد نہیں کیا جاسکتا، بہر کیف انکی جھوریوں تھیں۔ یہ ہاؤس میں واپس لایا جا رہا ہے اب اس طرح کرتے ہیں۔ کہ ایک ایک بل کو لیتے ہیں۔ پہلا بل یہ ہے کہ (مداخلت)

میر ہمایوں خان مری آپ کے توسط سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ تو آپ لائیں۔ گئے۔ اس پر بات چیت بعد میں ہوگی کیونکہ یہ تین بلز ہیں۔ عام طور پر اسٹاپ ٹائم Last time میں یہ یہاں پاس ہوا اور پھر گورنر صاحب نے پاس کیا میں سمجھتا ہوں کہ یہاں اسکو زیادہ گہرائی میں دیکھا جائے کیونکہ گورنر صاحب نے انکو ڈیپتھ میں دیکھا ہے۔ اور مختلف چیزیں ہیں۔

ایک تو میرا اسمبلی میں۔ ظاہر بات ہے جتنے ممبران اسمبلی ہیں۔ انکا تعلق اپوزیشن سے ہے کیونکہ ریڑھی بچوں کے سارے وزیر صاحبان ہیں انکا تعلق حزب اقتدار سے ہے۔ دوسری بات منسٹر صاحبان کا ہے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر صاحبان کی بات آتی ہے یہ تین مختلف پہلو اور زاویے ہیں۔ ان پر اس معزز ایوان میں بات ہوتا کہ مراعات کا پتہ چلے کیونکہ مراعات کی بات انکی مراعات کیا ہیں۔ منسٹر صاحبان کو کیا فیسلٹیز حاصل ہیں۔ ممبر صاحبان اور اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر صاحبان کو کیا کچھ مل رہا ہے تاکہ اس پر بیان بات ہو۔ یہ تین پہلو ہیں۔

جناب اسپیکر آپکی یہ بات درست ہے لیکن تینوں بل ایک ہی اکڑ سے واپس آئے ہیں۔ بلیک آپ ضرور (مداخلت)

میر جمالیوں خان مری جناب انکا یارڈ اسٹک مختلف ہے آپ مجھے کھڑی سی بات کرنے دیں۔ آپ یہاں بیٹھے ہیں۔ اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کا یارڈ اسٹک یا کچھ اور ہمارے بیان بیٹھے ہوئے ممبروں کی بات ہوتی ہے۔ ظاہر بات ہے حالات یا کچھ اس طرح ہیں۔ کیونکہ ممبرز سب اپوزیشن کے ہی جتنے اس طرف بیٹھے ہیں۔ منسٹر ہیں۔ وہ ریڑھی بچے کے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ممبروں کو خود ہی کچھ کرنا پڑتا ہے۔ دوسری طرف منسٹر صاحبان اس نکتہ نظر کو لے رہے ہیں۔ کہ لکھائی ہماری مراعات بڑھائیں، جبکہ منسٹر صاحبان کے پاس پہلے ہی اتنی مراعات ہیں کہ وہ مراعات شاید پرنٹنگ کے ساتھ بھی نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر ہاں مری صاحب اس طرح کرتے ہیں کہ پہلا مسودہ قانون نمبر ایک جو بلوچستان اسمبلی کے اراکین کا ہے اس پر یوں۔

وزیر سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ

میں معزز اراکین کے سامنے دوبارہ کنا چاہتا ہوں کہ یہ بل اس ایوان نے متفقہ طور پر پہلے پاس کیا ہوا ہے اور ساری تفصیلات یہ ہیں کہ اسٹینڈنگ کمیٹی نے ایم پی اے صاحبان کیلئے پاس کر کے ایوان میں بھیجا تھا، اور اس وقت بھی متفقہ طور پر ایوان سے یہ سارے بل پاس کئے تھے، میں آپ کی اجازت سے

حاجی محمد شاہ مردان تریار جناب اسپیکر! میری تجویز ہے کہ اس بل میں تھوڑی سے ترمیم کر لیا جائے۔ اس طرح نہیں کہ اپنے ایسے لپ سَم lumpsum بل بھیج دیا ہے اس میں منٹروں کا کھڑا ہونا ہے۔ اس میں ایک ہزار سے لے کر بیس ہزار تک اجازت ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے، کہ کوئی دو ہزار کے گھر میں رہتا ہے اور وہ بیس ہزار روپے کرایہ وصول کر رہا ہے، اس کو باقاعدہ رسید دینا پڑے گا۔ جب رسید وہ دے دے پھر اس وقت اس کو دیا جائے۔ مگر اس کو باقاعدہ پر دسیں کرے۔ اس کا وہ پہلے اسٹینڈرڈ دیکھے کہ کس کرایہ پر دنیا چاہیے یہ ترمیم کر کے پھر بل منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر وہ تو طریق کار کی بات ہے، طریق کار تو ایس ایڈجسٹ ایس ڈی طے کرے گا۔

وزیر سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ

جناب اسپیکر! میں ترمیم پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اراکین اسمبلی کے مشاہدات و مواجبات

کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱، مسودہ قانون نجر مصدرہ ۱۹۹۱، کوئی الغور دوبارہ منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر - تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ بلوچستان اراکین اسمبلی کے مشاہرات و مراجعات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱، مسودہ قانون نجر مصدرہ ۱۹۹۱، کوئی الغور دوبارہ منظور کیا جائے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل - جناب اسپیکر۔ اس پر ہم بات کریں گے، اس کمیٹی کا میں چیئر مین تھا، میرے خیال میں ایم پی اے صاحبان ہمیں ہر وقت کہتے ہیں کہ آپ مراعات سے رہے ہیں۔ وزیروں کے پاس وہ مراعات جو گورنر باجوف کے پاس بھی نہیں تھے۔ شاید پریزیڈنٹ آف امریکہ کے پاس بھی نہیں، ادھر میں ثابت کر دینا کہ مراعات انکو دی گئی ہیں۔ کیونکہ اصل کو یہ ہم نے زیادہ کیا تھا میں اسکا تفصیل میں جاؤنگا کہ یہ مراعات ہم نے ان کو زیادہ کر کے دی ہیں۔ ہر وقت ہم کو طعنہ سنتا پڑتا ہے کہ آپ لوگوں کو مراعات دی گئی ہیں۔ ابھی ہالوں میں صاحب نے باقاعدہ طور پر کہا کہ ہمارے پاس امریکہ کے پریزیڈنٹ سے زیادہ مراعات ہیں۔ (مداخلت)

میر عیاد خان مری - جناب اسپیکر جب عرض یہ ہے کہ ایک چیز ہے جو جس طرح کرتے ہیں اس ایوان اسپیکر ہاؤس بولتے ہیں اگر آپ کو ہماری مراعات پر اعتراض ہے تو آپ اس میں کٹوتی کریں۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے۔ لیکن دوسری طرف آپ اپنے لئے مراعات جو مانگتے ہیں۔ اس پر بھی اعتراض ہے آپ بارہ بارہ گاڑیاں رکھے ہیں۔ انٹرکانٹینٹل میں ساک گورنٹ والے پیسے دیتے ہیں پھر یہی یہاں آتے ہیں کہ جاگوشٹ کے پیسے پھل کے پیسے

اٹھارہ اٹھارہ بیس بیس لاکھ کی ایک They are lavishly spending the money.

گاڑی بیچارو چھ چھ سات سات بلوچستان کے فنڈز سے (مدافعت)

مسٹر جعفر خان مندوخیل / آپ مجھے بولتے ہیں۔ آپ میرے موقع پر کیوں تقریب

کرتے ہیں۔ اگر مجھے بولنے دیں میں آپ کا شکریہ ادا کرونگا۔ میرے خیال میں میں آپ کو اسکی تفصیل دوں گا میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تاکہ پریس والوں کو اور عوام کو بھی معلوم ہو سکے انکو بھی پتہ چلے کہ پہلے انکی یعنی وزیر کی کیا مراعات تھیں۔ اور ابھی کیا ہے۔ ان میں کیا اضافہ ہوا ہے۔ ایم پی اے صاحبان کی کیا مراعات تھیں اور ابھی ان میں کیا اضافہ ہوا ہے

جناب اسپیکر / جعفر خان صاحب آپ کیا فرما رہے ہیں۔ یہ بل یعنی معزز اراکین

کا ہے۔ بنرم وزیر کا نمبر اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر کا ہے۔ یہ ہاؤس نے پاس کیا تھا اسکو ملاحظہ کر کے اسے پاس کیا ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل / لیکن گورنر صاحب نے پھر بھیجا ہے کہ آپ پھر ان بحث کریں۔

اور لوہیں اور دیکھیں، آپ کی اجازت سے میں یہ بتاؤں گا کہ سلیڈز جو ہیں۔ اس میں پہلے ایم پی اے کو دو ہزار تھا۔ اسکو ڈبل کر کے چار ہزار کر دیا گیا ہے ٹیلیفون ایم پی کا پہلے پانچ سو تھا، ابھی اسکو چھ گناہ کر کے تین ہزار کر دیا گیا ہے۔ انکا ڈپٹی الاؤنس پہلے دو سو تھا، اسے ڈبل کر کے چار سو روپے کر دیا گیا ہے۔ سیشن الاؤنس پانچ سو روپے کر دیا گیا ہے ٹریول الاؤنس انکے پچیس ہزار دے رہے ہیں۔ بغیر سیر کے اور اگر رسیدینگے تو وہ تیس ہزار سالانہ لے سکتے ہیں۔ آفس مینٹنس الاؤنس دو ہزار سالانہ کر دیے گئے ہیں۔ میرا خیال ہے ان مراعات جو دی گئی

ہیں اس کے مقابلے میں ٹرنسٹرز کو (مدافعت)

جناب اسپیکر۔ پیسے انکو مکمل کرنے دیں پھر آپ بولیں۔

مسٹر جعفر خان منڈوخیل۔ جناب اسپیکر! میں اسکا رٹ آپ کو بتاتا ہوں اور علامت نہ پیش کرونگا ہمایوں مری صاحب اگر آپ مجھے تھوڑا بلانے دیں تو میں آپکا شکوہ گزار دوں گا یہ نیو پروپوزڈ new proposed list بسٹ آپ سب کے سامنے ہے اس میں کرایہ مکان میں صرف اضافہ ہوا ہے۔ نہ الاؤنسز میں اور نہ ہی تنخواہ میں اور سیدی میں کوئی اضافہ ہوا ہے اسکے علاوہ نہ تو کنونینس میں کوئی اضافہ ہوا ہے یعنی کس چیز میں اضافہ نہیں ہوا ہے اس میں تمام آپکو واضح نظر آئیگا ایک سیکشن اکا موڈیشن کا ہے وہ حقیقت آپکو معلوم ہے کہ آجکل اکا موڈیشن کی جو حالت ہے بعض وزراء صاحبان بھی بغیر اکا موڈیشن کے بیٹھے ہیں انکو بیس ہزار روپے میں کرایہ پہ مکان نہیں ملتا ہے جبکہ آپکے سرکاری کلاس ون آفسیوں کے پروپوزڈ مکان ہوتا ہے۔ آج کل اسکا کرایہ بھی بیس ہزار تک نہیں ہوتا ہے۔ میرے خیال میں جان جمالی صاحب ہیں صالح بھوتانی صاحب ہیں۔ ابھی تک انکو اس کرایہ پر بھی مکان نہیں ملے ہیں۔ جبکہ ہمارے اوزیشن والے یا انکے توسط سے لاطم لوگ بھی کہتے ہیں کہ وڈرانے اپنا مراعات زیادہ کر لی ہیں۔ میں نے آپکو مراعات کے بارے میں بتایا کہ ہر شتی میں بڑھ لیا ہے چھ گناہ کر دیا گیا ہے۔ کس جگہ دو گنا کر دیا گیا ہے بیشک ان کے پاس عوام آتے ہیں۔ یہ بھی ان کے لئے کم ہے انکے پاس لوگ آتے ہیں۔ انکو رکھنا پڑتا ہے۔ بلانا پڑتا ہے وہ آتے ہیں۔ انکو ٹیلیفون بھی کرنا پڑتا ہے۔

میر ہمایوں خان مری۔ جناب والا! میں آپکے توسط سے یہ عرض کرونگا کہ ہمارے محترم مسٹر ایجوکیشن نے جو کہا ہے اور انہوں نے جو اس بل میں لکھے ہوئے کے متعلق کہا۔

اس سے مجھے اتفاق ہے اور یہاں تو عام طور پر جتنے ممبر ہیں۔ وہ تو اپنے طور پر کہہ رہے ہیں۔ اور جتنے اپوزیشن کے ممبر ہیں۔ ان میں دیکھیں کوئی انٹر کانسٹیٹوشنل میں جا کر ٹھہرتا ہے۔ اسحقاقتاً تو سب ممبران کا برابر ہے

جناب اسپیکر آپ اس مسودہ قانون کے بارے میں بات کریں۔

سعید احمد ہاشمی وزیر قانون جناب اسپیکر! سرورِ صفا! ماشاء اللہ باحیثیت لوگ وہ بھی ہمیشہ انٹر کانسٹیٹوشنل میں اور ہالٹا ڈے ان میں رہتے ہیں۔ اور اللہ توفیق دے سب رہیں۔

میر سہیل خان مری جناب والا! میں تو ایک اصول کی بات کر رہا ہوں۔ ایک ایک وزیر کے پاس بارہ بارہ گاڑیاں ہیں۔ فنڈز ان کے سارے ہاتھ میں ہیں۔

جناب اسپیکر میں ایک بات کی وضاحت کر دوں کہ یہ مسودہ قانون پہلے منظور ہو چکا ہے اور مولانا صاحب آپ بھی مسودہ قانون کے متعلق بات کریں۔

مولانا امیر زمان وزیر تراث جناب والا! وہ کس قاعدہ کے تحت کر رہے ہیں کہ ایک ایک وزیر کے پاس بارہ بارہ گاڑیاں ہیں۔ اس سلسلے میں میں سب سے پہلے مجاہد کے لئے تیار ہوں میں بتانے کے لئے تیار ہوں کہ میرے ساتھ بارہ گاڑیاں ہیں۔ یا ایک میرے پاس تو صرف ایک گاڑی ہے۔ جو کہ اپنے اور طارق محمود کیشن میں تم کو کے چھوڑ دی تھی۔ ہم اس کو چلا رہے ہیں۔ اگر یہ ثابت کر دیں تو پھر میں غرم ہوں وہ کبھی پرانی گاڑی ہے ختم کر کے نئے دی ہے وہ ثابت کریں۔

مسٹر عبدالحمید انجمنی جناب اسپیکر! محمد شاہ مردانزی صاحب کا جو پرائیویٹ ہے۔ انکا مطلب یہ ہے کہ لوگ ۴،۳،۲ ہزار روپیہ کے مکان میں رہتے ہیں۔ اور اسکا کوئی بیس پچیس ہزار روپے وصول کرتے ہیں۔ اور اس قسم کے معاملے کو ایک کاروبار بنا یا ہوا ہے۔ اس میں کافی وزن ہے اور جو لوگ حقیقتاً جہاں رہتے ہیں۔ اور جہاں کو دیتے ہیں۔ انکو اتنا ہی دیا جائے۔ میرے خیال میں محمد شاہ مردانزی صاحب کا جو پرائیویٹ صحیح ہے لگ اس کو کاروبار نہ بنائیں۔

حاجی محمد شاہ مردانزی وزیر سماجی بہبود جناب والا! جس قسم کا مکان

میر جان محمد جمالی وزیر ایڈجسٹمنٹ کے لئے ڈی۔

جناب والا! جو کسٹریک ایڈجسٹمنٹ کے زیر غور ہے آپ اس پر دو ٹوک کر لیں۔ الزام جمالی الزام پہلے وہ اقتدار میں رہے ہیں۔ اور آج دوسرے۔ یہ سلسلہ تو چل رہا ہے۔

میر جمالیوں خان مری جناب والا! میں ایک بات کی وضاحت کر دوں گا ہم

صرف اس لئے کہ رہے ہیں۔ جو کہ رہے ہیں۔ ہم ان کے متعلق کہہ رہے ہیں۔ اور جو نہیں کر رہے ہیں۔ تو ان کے لئے نہیں۔ ہم ایک غلط چیز کر رہے ہیں تو اس کے متعلق سب لوگ کہیں گے۔

جناب اسپیکر! میر صاحب اور مولانا امیر زمان صاحب آپ تشریف رکھیں میں تحریر پیش کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر! سوال یہ ہے کہ بلوچستان اراکین اسمبلی کے (مشاہرت و مواجبات) کے

ترمیمی مسودہ قانون مسدودہ ۱۹۹۱ کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر! بلوچستان اراکین اسمبلی کے (مشاہرت و مواجبات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مسدودہ

۱۹۹۱ کو دوبارہ منظور کیا گیا (مختصر یہ منظور کی گئی)

میر جمالیوں خان مری جناب والا! چونکہ یہ مسودہ ممبران کے متعلق ہے۔ اس لئے میں

اس کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ اگر یہ بہت زیادہ ہے تو اسے کم کیا جائے۔ لیکن آپ اس طرف تو دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر، یہ مسودہ قانون منظور ہو گیا ہے اب وزیر محکمہ ملازمت و تنظم و نسق عمومی دوسرا مسودہ قانون کی بابت دوسری تھرٹیک پیش کریں۔

میر جان محمد جمالی وزیر محکمہ ملازمت و تنظم و نسق عمومی۔

جناب والا۔ میں پہلی تھرٹیک پیش کر چکا ہوں۔ اب دوسری تھرٹیک پیش کرتا ہوں جناب اسپیکر! میں تھرٹیک پیش کرتا ہوں کہ بوجھتان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (مشاورات و ملاقات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

جعفر خان مندوخیل وزیر تعلیم۔ جناب والا! میں آپ کے توسط سے سٹریٹس اینڈ جے اے ڈی سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس کی تفصیل ایران میں پیش کریں کہ ایک وزیر کی مراعات پہلے کیا تھیں اور اب کیا ہیں۔ اور میں نے جو پہلے فسر ق بیان کیا ہے تاکہ وہ سب کے سامنے آجائے۔ اب یہ لوگ جو کہتے ہیں۔ وزراء کو اتنا مل رہا ہے زیادہ مراعات میں کبھی آپ یہ ڈیفرنس ان کو بتادیں۔ کہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے اور میں بطور وزیر ہوتے ہوئے میرا فرض بنتا ہے کہ میں بتاؤں کہ چارے لئے پہلے کیا مراعات تھیں اور اب کیا ہیں۔ اور اگر ہم کو زیادہ مل رہا ہے تو ہم خود اسکا مخالفت کریں گے۔ میں تو کہتا ہوں انہوں نے ہمیں کیا دیا ہے۔ انہوں نے ہمیں کوئی زیادہ مراعات تو نہیں دی ہیں۔ یہ جو ترمیم ہے جمالی صاحب اس کو بیان کریں۔

میر جان محمد جمالی وزیر۔ جناب والا! میں اکی بل کی تفصیل بیان کر دوں یہ جو مسودہ قانون ہے۔ اس میں ہم صرف ایک ترمیم لارے ہیں۔ اس کا وضاحت تو خود وزیر

تعلیم نے کو دیا ہے۔ کہ وزراء کو گھر نہیں مل رہا ہے۔ ان کے معیار کے مطابق نہیں ہے۔ اگر ہم بیس بائیس گریڈ کے افسر کا گھر بھی جا کر تلاش کریں۔ تو وہ بھی بیس پچیس ہزار روپے کرنے سے کم نہیں ملتا ہے۔ اس لئے وزراء کے لئے مکان کی تلاش اور اس کے لئے ایڈوائس بھی مانگ مکان مانگتے ہیں۔ اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے سینگ جو وزراء کے کرایہ مکان کی پہلے آرڈیننس میں تھا اسکو پندرہ ہزار سے بیس ہزار کر دیا گیا ہے۔ اس قانون میں صرف یہ کہا گیا

میر محمد اسلم بزنجور (وزیر محنت) جناب والا میرے خیال میں یہ تجویز درست ہے۔ اور اس کے لئے سینگ بھرا کھا جائے۔ جو مکان میں رہتا ہے وہ صرف اس کی رسید پیش کرے اور اس کی تصدیق ایکسٹریٹ سے بھی کرائی جائے تاکہ یہ بات ختم ہو جائے

جناب اسپیکر یہ تو طریقہ کار ہے۔

میر جان محمد صاحب (وزیر نظم و نسق عمومی) یہ تو طریقہ کار ہے۔ اس کا تعلق قانون سے نہیں ہے۔ یہ تو پیسے بھلے کیا گیا ہے۔ کہ کسی مکان کا اتنا رقم ہوگا اور اسکا اتنا کورڈ ایریا ہوگا۔

میر محمد اسلم بزنجور (وزیر محنت) جناب والا! سب سے بڑی بات کرایہ مکان سے متعلق ہے۔ وہ جس مکان میں رہتا ہے اس کی رسید پیش کریں۔ اور ایکسٹریٹ مارٹر اس کی تصدیق کریں۔ کہ واقعی یہ مکان اتنے کرایہ

میر جان محمد جمالی / وزیر نظم و نسق عمومی -

جناب والا! اس کے لئے تو ہمارے پاس ایک کمیٹی ہے۔ جو ہر سٹیو کو دیکھتی ہے۔ کہ کسی مکان کا کورڈ ایریا Covered area کتنا ہے۔ اور کتنا ہے۔ یہ صرف بات طریقہ کار کی ہے۔ ایک کمیٹی ہے۔ اور قانون پہلے سے ہے۔

جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب والا! جو وزیر کسی مکان میں رہتا ہے۔ وہ مکسimum کے اندر رہتے ہوئے جتنا کرایہ ڈرا کرتا ہے اس کا ریکارڈ ہوتا ہے حکم نظم و نسق نے اسکو پہلے سے asses کیا ہوا ہوتا ہے اور کرایہ جو مل رہا ہوتا ہے اس کا ایکسٹری اور ڈیکریشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس بھی ریکارڈ ہوتا ہے جو کرایہ ادا کیا جا رہا ہوتا ہے اس مکان کے مطابق ہی ہوتا ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ بات اس کو asses کرینی ہے۔ تلاش کرنی ہے کہ کون سے مکان کم ملتے ہیں۔

میر جان محمد جمالی / وزیر نظم و نسق و ملازمت ہائے -

جناب والا! اس قانون میں صرف سیٹنگ مکان کرایہ بیس ہزار کی لگا ہے۔

سعید احمد ہاشمی وزیر قانون جناب والا! اس مرحلہ پر اس قانون میں کوئی ترمیم نہیں کی جاسکتی یہ صرف قاعدہ کی بات ہے۔ اور بعد کے طریقہ کار کی بات ہے اس سلسلے میں ایس اینڈ جی اے ڈی ماشاء اللہ اچھا ہے۔ اچھا طریقہ کار اچھا ہے اور پہلے سے انہوں نے کمیٹی بنائی ہوئی ہے اور وہ حساب کتاب پر راکھتے ہیں۔ اب یہ بل اس مرحلہ پر ہے آپ اس کو آگے بڑھائیں۔

مشیر عبدالحمید خان اچکزئی

جناب اسپیکر احمد شاہ مردان زئی صاحب کا جو پراجیکٹ ہے انکا مطلب یہ ہے کہ لوگ ۴،۳۶۲ ہزار روپے کے مکان میں رہتے ہیں۔ اور اسکا کرایہ بیس پچیس ہزار روپے وصول کرتے ہیں۔ اور اس قسم کے معاملے کو ایک کاروبار بنا دیا جاتا ہے۔ اس میں کافی وترن ہے اور جو لوگ حقیقاً جہاں رہتے ہیں۔ اور جنکا کرایہ دیتے ہیں۔ انکو اتنا ہوا دیا جائے۔ میرے خیال میں محمد شاہ مردان زئی صاحب کا جو پراجیکٹ صحیح ہے لگے اس کو کاروبار نہ بنائیں۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی وزیر سماجی بہبود

ہو اس کو ایس اینڈ جی اے ڈی دیکھے اور جو کما یہ مکان دیا جائے۔ اس کی رسید پیش کی جائے تو صرف کیا اگر میں بیس ہزار روپے کے مکان میں رہتا ہوں۔ اور میں ہزار روپے کا کرایہ دیتا ہوں تو اسکا رسید پیش ہو۔ اور یہ نہیں ہرنا چاہیے۔ کہ کرایہ تو کم ادا ہو اور پیسے زیادہ وصول کئے جائیں۔ یہ حکومت اور عوام کے پیسے ہیں۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہر رسید پیش کرنے میں توجہ کیا ہے۔

جناب اسپیکر یہ طریقہ کار بے منتقل ہے۔ یہ مسودہ قانون سے متعلق نہیں ہے۔ بعد میں اس کے لئے جو طریقہ کار وضع کریں۔

میر جان محمد جمالی وزیر نظم و نسق ملازمتی

طریقہ کار پہلے سے وضع کیا گیا ہے۔ اور اس کے تحت ہر رہا ہے۔

شہزادہ جام علی اکبر وزیر جنگلات میں مردان زئی صاحب کی بات سے اتفاق

کرتا ہوں باقاعدہ رسید ہونی چاہیے۔ اس میں ترمیم کی جائے۔

سعید احمد ہاشمی، وزیر قانون، جناب والا! اس کی وضاحت ہو جائے کہ کون کاروبار

میر جان محمد جمالی، وزیر ملازمت سے ہائے و نظم و نسق

ہاں جناب! ہم کون کاروبار کر رہے ہیں۔ کون سے اسٹیٹ کے مالک ہیں۔ راک فیلڈ یا کٹیڈی فیلڈ سے ہیں۔ اگر ترمیم کی بات ہے تو بن واپس جائیگا۔

سعید احمد ہاشمی، وزیر قانون، اس مرحلہ پر ترمیم نہیں ہو سکتی ہے اور کسی نے پیش کی ہے

مولانا امیر زمان (وزیر زراعت) جناب اسپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ خان صاحب اسکی وضاحت کریں کہ کسی نے اسکو کاروبار بنایا ہوا ہے اگر کرائے کا مکان ہے تو اس میں کیا کاروبار ہوتا ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی، جناب اسپیکر! ہم اس وقت اس مرحلہ پر پہنچے ہیں کہ اس میں ترمیم نہیں ہو سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبران کی طرف سے اس وقت کوئی ترمیم بھی نہیں آئی ہے۔ اگر معزز ممبر یہ چاہتے ہیں کہ طریق کار ایسا ہو کہ یہ بیس ہزار کی رقم کا کہیں غلط استعمال نہ ہوں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ پیسے وزراء اور ان کے بچوں کی کفالت پر خرچ ہوں اس میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسا اینڈ جج اے ڈی کا کام بھی جیسا ہے وہ وزراء اور سرکاری ملازمین کا فاضل خیال رکھتے ہیں۔ اور اب اس معاملہ کو آگے بڑھانا چاہیے۔

جناب اسپیکر / وزیر ملازمت ہائے نظم و نسق ذرا آپ طریقہ کار وضاحت کریں۔

وزیر ملازمت ہائے نظم و نسق جناب والا! حکمہ سرور سزا ایک کمیٹی ہے جس میں سیکرٹری سرور سز ہوتے ہیں۔ بی اینڈ آر اکتیو ہیں وہ جا کر دیکھتے ہیں کتنا بجے پر مکان پہنچے اور کتنا اوپن ایریا ہے۔ رہائش کی کوالٹی کو دیکھتے ہیں۔ مارکیٹ ریٹ دیکھتے ہیں۔ اس کے لئے ایک اسٹینڈنگ کمیٹی ہے۔ جو اسس asses کرتے ہیں۔

مولانا امیر زمان (وزیر اعلیٰ) اس میں ایکسٹینڈیشن والے بھی ہونے چاہئیں۔

جناب اسپیکر۔ بہر حال آپ اس طریقہ کار میں مزید جس کو بھی شامل کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ طریقہ کار کو اس طرح بنالیں جس طرح سے معزز اراکین چاہتے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی / جناب والا! اس طریقہ کار میں ایکسٹینڈیشن کا نامزدہ بھی شامل کر سکتے ہیں۔ اس سے قانون کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب اسپیکر / اب سوال یہ ہے کہ بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزراء کے (شاہرت و مواجبات اعد استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون صدرہ ۱۹۹۱ کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

میر جاوید خان مری / جناب والا! اس ترمیم کے لئے ہاتھ کھڑے کئے جائیں۔

جناب اسپیکر، جو اس حرکتی کی منظوری کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں۔ اگر آیا بلوچستان وزیر اعلیٰ اور صوبائی وزیر کے (مشاہدات و مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ کو دوبارہ منظور کیا جائے۔؟ (تحریک منظور کی گئی)

بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہدات و مواجبات اور استحقاقات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء (مسودہ قانون نمبر مصدرہ ۱۹۹۱ء)

جناب اسپیکر، وزیر ملازمتہائے نظم و نسق عمومی مسودہ قانون نمبر ۵ کی بات ترمیم پیش کریں۔

وزیر ملازمتہائے نظم و نسق عمومی، میں یہ حرکتی پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہدات و مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کو فی الفور دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر، حرکتی یہ ہے کہ بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہدات و مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔ (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر، وزیر ملازمتہائے دو اگلی حرکتی پیش کریں۔

وزیر ملازمتہائے نظم و نسق عمومی، میں یہ حرکتی پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے (مشاہدات و مواجبات اور استحقاقات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء

کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر، تحریک یہ ہے کہ بلوچستان کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے مشاہدات و مراجعات اور استحقاقات کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کو دوبارہ منظور کیا جائے۔
(تعمیر منظور کی گئی)

جناب اسپیکر، بلوچستان اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے مشاہدات و مراجعات اور استحقاقات کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۱ء کو دوبارہ منظور ہوا۔

جناب اسپیکر، اب اجلاس بحال کارروائی مورقہ ۱۲، مارچ ۱۹۹۲ء صبح ساٹھ بجے دس بجے تک ملتوی کیا گیا ہے۔

اسیٹیو کا اجلاس دوپہر ایک بجے تین بجے تک ملتوی ہے مورقہ ۱۲، مارچ ۱۹۹۲ء صبح ساٹھ بجے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔